اِنَّ الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء — عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

تار کا پتہ الفضل قادیان

الفضل قادیان

The ALFAZL QADIAN.

ایڈیٹر: غلام نبی

فی پرچہ ۱؎

نمبر ۱۵۲ | ۳۰ صفر المظفر ۱۳۵۲ھ | یوم یکشنبہ | مطابق ۲۵ جون ۱۹۳۳ء | جلد ۲۰

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایمان کے ساتھ عمل ضروری ہے

(فرمودہ ۲۶ جون ۱۹۰۳ء)

فرمایا:۔ "اسلام کا دعوےٰ کرنا اور میرے ہاتھ پر بیعت توبہ کرنا کوئی آسان کام نہیں ہے۔ کیونکہ جب تک ایمان کے ساتھ عمل نہ ہو۔ کچھ نہیں۔ منہ سے دعوےٰ کرنا اور عمل سے اس کا ثبوت نہ دینا خدا تعالےٰ کے غضب کو بھڑکاتا ہے۔ اور اس آیت کا مصداق ہو جاتا ہے۔ یٰاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَالَا تَفْعَلُوْنَ۔ کَبُرَ مَقْتًا عِنْدَ اللّٰہِ اَنْ تَقُوْلُوْا مَالَا تَفْعَلُوْنَ۔ یعنی اے ایمان والو! تم وہ بات کیوں کہتے ہو۔ جو تم نہیں کرتے ہو۔ یہ امر کہ تم وہ باتیں کہو۔ جن پر تم عمل نہیں کرتے۔ خدا تعالےٰ کے نزدیک بڑے غضب کا موجب ہیں۔

پس وہ انسان جس کو اسلام کا دعوےٰ ہے۔ یا جو میرے ہاتھ پر توبہ کرتا ہے۔ اگر وہ اپنے آپکو اس دعوےٰ کے موافق نہیں بناتا۔ اور اس کے اندر کھوٹ رہتا ہے۔ تو وہ اللہ تعالےٰ کے بڑے غضب کے نیچے آجاتا ہے۔ اس سے بچنا لازم ہے" (الحکم ۱۰ جولائی ۱۹۰۳ء)

مدینۃ المسیح

۲۲۔ جون چار بجے بعد دوپہر کی ڈاکٹری اطلاع مظہر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔

سیدہ ناصرہ بیگم صاحبہ کی طبیعت بھی بہتر ہے۔

۲۱۔ جون حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ڈاکٹر غلام احمد صاحب بن شیخ نیاز احمد صاحب کی جو ولایت سے حال ہی ڈاکٹری کی اعلےٰ ڈگری حاصل کر کے تشریف لائے ہیں۔ دعوت کی۔ جس میں چند اور اصحاب کو بھی مدعو فرمایا۔

۲۱۔ جون مولوی محمد یعقوب صاحب کے ولیمہ کی دعوت ان کے والد مولوی فخر الدین صاحب نے وسیع پیمانہ پر دی۔

۲۲۔ جون چھ بجے شام چودہری نذیر احمد باجوہ ایم۔اے نے تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں "ہندوستان کے نظام حکومت پر" ایک پُر از معلومات لیکچر بزبانِ انگریزی دیا۔ جناب پروفیسر محمد عبداللہ صاحب ایم۔اے آف علیگڑھ نے صدارت کی۔

تبلیغی رپورٹیں

مختلف مقامات میں تبلیغ احمدیت

پٹیالہ میں لیکچر

نائب مہتمم صاحب تبلیغ پٹیالہ لکھتے ہیں۔ پچھلے دنوں جناب مفتی محمد صادق صاحب اتفاقاً یہاں تشریف لائے۔ اور دو تقریریں مسجد احمدیہ و مہندرا کالج کے ہوسٹل میں کیں۔ اس سے لوگوں کا اشتیاق بڑھا۔ اور انہوں نے پبلک لیکچر کی خواہش کی۔ اس پر آپ نے فضائل اسلام اور یورپ کے تبلیغی حالات پر لیکچر دیا۔ سامعین میں ہر مذہب و ملت کے مرد و عورتیں موجود تھیں۔ نواحی علاقہ سے بھی لوگ کثرت کے ساتھ لیکچر سننے کے لئے آئے ؛۔

اگلے روز آپ سنے احباب سنور کی خواہش پر وہاں تشریف لے جا کر تقریر کی۔ اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے بہت اچھا اثر ہوا۔ بعض سکھوں نے قرآن کریم کا گورمکھی ترجمہ منگوایا ہے ؛۔

اکال گڑھ میں احمدی مبلغین کی تقریریں

سیکرٹری صاحب انجمن احمدیہ اکال گڑھ لکھتے ہیں۔ کہ ۵۔ لغایت ۷ مئی یہاں آریہ سماج کا جلسہ تھا۔ چونکہ وہ اسلام اور احمدیت پر اعتراضات کرنے کا ارادہ ظاہر کر چکے تھے۔ اس لئے مولوی عبدالغفور صاحب مبلغ کو بلایا گیا۔ تمام غیر احمدیوں نے متفقہ طور پر آپ کو اپنی طرف سے نمائندہ مقرر کیا۔

۶ مئی ایک آریہ اپدیشک سنے اسلام پر بعض بے ہودہ اعتراض کئے۔ لیکن جب جواب دینے کے لئے وقت مانگا گیا۔ تو انکار کر دیا۔ اگلے دن مسلمانوں نے ایک عظیم الشان جلسہ منعقد کیا۔ جس میں مولوی عبدالغفور صاحب اور ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم نے تقریریں کیں۔ جنہیں لوگوں نے بہت پسند کیا ؛۔

دہلی اور غازی آباد میں تبلیغ

ماسٹر عبدالواحد صاحب نئی دہلی سے لکھتے ہیں :۔

مولوی محمد نذیر صاحب کی زیر نگرانی تبلیغ کا کام بہت اچھا ہو رہا ہے آپ نے دہلی کے علماء کو عربی دانی کے مقابلہ کا چیلنج دیا۔ مگر کوئی سامنے نہیں آتا۔ ماسٹر محمد حسن صاحب احسان سنے پادری احمد مسیح کے ساتھ دو مناظرے کئے۔ ۱۴ مئی کو مولوی غلام احمد صاحب مجاہد نے غازی آباد میں پادری عبدالحق صاحب کے ساتھ کامیاب مناظرہ کیا۔ ۱۵ مئی کو وہاں احمدیہ جلسہ ہوا جس میں مولوی صاحب نے بہت عمدہ تقریر کی ؛۔

لاہور میں تبلیغ

جائنٹ سیکرٹری صاحب تبلیغ لاہور لکھتے ہیں۔ ۳۰ مئی ایک جلسہ کیا گیا۔ ماسٹر رحمت علی صاحب سنے تقریر کی اور بتایا۔

کہ "میں احمدی کیوں ہوا" عبدالرحمٰن صاحب ناصر نے وفات مسیح پر تقریر کی۔ سامعین میں مستورات بھی تھیں۔ شہر میں مختلف قسم کے تین ہزار ٹریکٹ تقسیم کئے گئے۔ رؤساء کو بذریعہ ڈاک بھیجے گئے۔ مولوی ظہور حسین صاحب نے پانچ تقریریں انصار اللہ کو نوٹ لکھوانے کے لئے مختلف حلقہ جات میں کیں۔ تبلیغ کے لئے مختلف وفود مقرر کر دیئے گئے ہیں ؛۔

جھمرہ میں تبلیغی جلسہ

سیکرٹری تبلیغ لائل پور لکھتے ہیں۔ ۲۱ مئی کو جھمرہ کے سیٹھوں نے جلسہ کا انتظام کیا۔ اور یہاں سے انصار اللہ کو تقریروں کے لئے بلایا۔ مخالف مولویوں سنے لوگوں کو روکنے کی کوشش کی۔ مگر ناکام رہے۔ حاضری کافی تھی۔ خاکسار کے علاوہ قاضی محمد نذیر صاحب۔ شیخ عبدالرب صاحب اور شیخ محمد یوسف صاحب نے تقریریں کیں۔ انفرادی طور پر بھی تبلیغ کی گئی ؛۔

امیر اہلحدیث کا تبادلہ خیالات سے انکار

سید سلطان احمد صاحب تلونڈی ماماں سے لکھتے ہیں۔ سید محمد شریف صاحب امیر اہلحدیث ۲۳ مئی کو یہاں آئے۔ تو لوگوں نے خواہش کی۔ کہ ان کے ساتھ ہمارے آنریری مبلغ ڈاکٹر مہدی احسان صاحب تبادلہ خیالات کریں۔ تا انہیں فیصلہ کا موقعہ مل سکے۔ اس کے لئے بہت کوشش کی گئی۔ لیکن سید صاحب نے انکار کر دیا۔ لوگوں پر احمدیت کے حق میں اچھا اثر ہوا۔

کلانور میں مستورات کو تبلیغ

مرزا مبارک بیگ صاحب لکھتے ہیں۔ ۲۵ مئی کو استانی میمونہ صاحبہ یہاں تشریف لائیں۔ اجرائے نبوت پر مستورات میں تقریر کی۔ اگلے روز پھر آپ کی تقریر ہوئی۔ بہت اچھا اثر ہوا ؛۔

علاقہ فیروز پور میں احمدی مبلغین کی تقریریں

بابو نواب الدین صاحب فیروزپور سے لکھتے ہیں۔ ۲۷ مئی کو مولوی ظہور حسین صاحب مکتسر پہنچے۔ جہاں غیر احمدیوں کا جلسہ تھا۔ حبیب اللہ صاحب کلرک نہر کی تقریر کے بعد وقت مانگا۔ لیکن منتظمین جلسہ سنے کہا۔ کہ کلرک موصوف کی تقریر کو شرفائے شہر نے ناپسند کیا ہے۔ اس لئے اس کی تردید کی ضرورت نہیں۔ مولوی صاحب نے ۲۸۔ کو آریہ سماج میں ہستی باری تعالےٰ پر تقریر کی ؛۔

۲۹ کی شب کو مولوی صاحب موصوف نیز مولوی عبدالغفور صاحب سنے فضائل اسلام پر پبلک تقریریں کیں۔ جو بہت پسند کی گئیں ۳۱۔ کو مولوی عبدالغفور صاحب سنے فرید کوٹ میں فضائل اسلام پر لیکچر دیا۔ دو جون کو مولوی ظہور حسین صاحب نے جلال آباد میں ایک غیر احمدی مولوی صاحب کے ساتھ اجرائے نبوت پر کامیاب مناظرہ کیا ۵۔ جون کو ایک غیر احمدی رئیس سنے اپنے مکان پر احمدی و غیر احمدی مولویوں کی فضائل اسلام پر تقریر کا انتظام کیا۔ مگر باوجود وعدوں کے سوائے ایک کے کوئی مولوی نہ آیا۔ ہمارے دونوں مبلغین نے تقریریں کیں۔ جس کا پبلک پر بہت اچھا اثر ہوا ؛۔

انتظام جلسہ سالانہ کے متعلق اعلان

ہمارے سالانہ جلسہ میں اللہ تعالےٰ کے فضل و کرم سے ہر سال پہلے سال کی نسبت زیادہ اجتماع ہوتا ہے۔ اور پہلے سال کی نسبت ہر سال مہمان کثرت سے تشریف لاتے ہیں۔ کارکنان جلسہ سالانہ اگرچہ اپنی ہمت اور بساط۔ اور سامان کے مطابق پورا انتظام کرتے ہیں تاہم ہو سکتا ہے۔ ہمارے انتظام میں [illegible] کسی وجہ سے کوئی نقص اور کوئی خامی باقی رہ جائے۔ اس لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر کسی دوست کے خیال میں انتظام جلسہ میں کسی مزید ترقی۔ اور بہتری کی گنجائش ہو۔ تو وہ مہربانی فرما کر جلد اپنی آراء اور تجاویز نظارت ہذا میں ارسال فرمائیں۔ تا کہ ہم اپنے انتظام پر مزید غور کر سکیں۔ آراء اور تجاویز ارسال فرماتے [illegible] کو یہ بات ملحوظ رکھنی چاہیئے کہ اگر انہیں ہمارے انتظام پر یا کارکنوں پر کوئی اعتراض یا شکایت ہو تو [illegible] بھی پیش فرمائیں۔ لیکن ساتھ ہی اصلاحی تدابیر و تجاویز [illegible] چاہئیں۔ کیونکہ [illegible] غرض ہماری غلطیوں۔ اور خامیوں کی اصلاح [illegible] امور کو مدنظر رکھا جائے [illegible] کی رہائش و انتظام کے متعلق (۲) پروگرام [illegible] کے متعلق (۳) کھانے اور مکانات کے متعلق (۴) استقبال اور مہمان نوازوں کے رویہ کے متعلق (۵) میڈیکل ایڈ۔ یعنی طبی امداد کے متعلق ؛

ناظر اعلیٰ۔ قادیان

نامہ نگاران الفضل کے متعلق اعلان

مختلف جماعتوں میں الفضل کے نامہ نگاروں کے لئے جو اعلان کیا گیا تھا۔ اس کا مطلب یہ تھا۔ کہ اہم مقامات کی جماعتیں اپنے موزوں و مناسب آدمی مقرر کریں۔ جو قابل اشاعت ضروری امور کی اطلاع ذمہ دارانہ طور پر جلد سے جلد "الفضل" کو بھیج سکیں۔

لیکن اس وقت تک جس قدر درخواستیں آئی ہیں۔ ان میں سے سوائے دو تین کے باقی ایسی ہیں۔ جو خود ہی احباب نے بھیج دی ہیں۔ نہ جماعت نے ان کو اس کام کے لئے منتخب کیا۔ اور نہ انہوں سنے جماعت کی تصدیق بھیجی ہے چونکہ یہ نہایت ذمہ واری کا کام ہے۔ اس لئے جماعت کی طرف سے منتخب ہونا ضروری ہے۔ اور اس فیصلہ کے ساتھ اطلاع آنی چاہیئے ؛۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

نمبر ۱۵۳ | قادیان دارالامان مورخہ ۲۰ صفر ۱۳۵۲ھ | جلد ۲۰

ہندوؤں کی مطلب پرستی

انگریزوں کے متعلق اعتماد اور دوستی کا اظہار

ہندوؤں کے مدنظر اگر ہندوستان کی آزادی ہوتی۔ اور وہ اپنے سوا دوسری اقوام اور خاص کر مسلمانوں کو [illegible] سیاسی حقوق کے حقدار سمجھتے تو آج ہندوستان کی سیاسی حالت بالکل اور ہوتی۔ وہ ترقی کے [illegible] لیکن افسوس کہ ہندوؤں کی خودغرضی [illegible] ملک کا امن و امان [illegible] کی ترقی [illegible]

مسلمانوں پر بےجا الزام

مسلمانوں کے متعلق [illegible] ہندوؤں کے آگے سرتسلیم خم کرنے اور ان کی [illegible] کو قبول کرنے کی بجائے گورنمنٹ کا ساتھ دیتے ہیں۔ اور ان کی [illegible] ہندوستان مکمل آزادی حاصل کرنے سے محروم ہو رہا ہے۔ حالانکہ مسلمان قلیت میں ہوتے ہوئے جب ہندوؤں کی اکثریت کے مقابلہ میں اپنے حقوق اور مفادوں کو خطرہ میں دیکھتے ہیں۔ تو اس بات کے لئے مجبور ہوتے ہیں۔ کہ حکومت سے اپنے حقوق کی حفاظت کا مطالبہ کریں۔

ہندوؤں کی حالت

لیکن ہندوؤں کی یہ حالت ہے۔ کہ جب وہ دیکھتے ہیں۔ کہ مسلمانوں کے حقوق کو بطور خود اپنے منشا کے مطابق غصب کرنے میں انہیں کامیابی حاصل نہیں ہو رہی۔ اور مسلمان ان کے پھندے میں پھنس کر اپنی تباہی کی تکمیل نہیں ہونے دیتے۔ تو وہ ہندوستان کی آزادی کے تمام دعاوی کو بالائے طاق رکھ کر یہاں تک کہہ گزرتے ہیں۔ کہ ان صوبوں میں جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ وہ موجودہ حکومت میں کسی قسم کا تغیر نہیں چاہتے۔ حکومت کو جو اختیارات اب حاصل ہیں۔ وہی قائم رہنے چاہئیں۔ چنانچہ سائمن کمیشن کے سامنے ہندو مہاسبھائی ممبر کہہ چکے ہیں۔ کہ اگر پنجاب میں مسلمانوں کی اکثریت قائم رکھی جائیگی تو وہ یہی بہتر سمجھیں گے۔ کہ پنجاب کو نئی اصلاحات سے بالکل محروم کر دیا جائے۔ اور ہندو پریس اس وقت تک حکومت کو یہ مشورہ دے رہا ہے۔ کہ

"جب تک پنجاب کی مختلف جماعتیں آپس میں کوئی فیصلہ نہیں کر لیتیں۔ تب تک اس صوبہ میں اصلاحات ملتوی کی جائیں۔"

مطلب یہ کہ نہ پنجاب میں ہندو مسلمانوں سے تصفیہ کریں گے۔ نہ پنجاب کو نئی اصلاحات حاصل ہوں۔

ہندو کیا چاہتے ہیں

ہندو جانتے ہیں۔ کہ اگر ان کے پیش کردہ اصول کی بنا پر پنجاب کو اصلاحات سے محروم رکھا جائے۔ تو اسی لحاظ سے سارے ہندوستان کو اصلاحات سے محروم ہونا پڑے گا۔ کیونکہ مرکزی حکومت کے متعلق بھی مختلف جماعتوں نے تاحال کوئی قابل تسلیم فیصلہ نہیں کیا۔ پھر یہی بات ان صوبوں کی اقلیتیں اپنے اپنے صوبہ کے متعلق کہہ سکتی ہیں۔ جہاں ہندوؤں کی اکثریت ہے۔ پس اگر پنجاب کو اس طرح اصلاحات سے محروم کیا جا سکتا ہے۔ تو حکومت کے لئے یہ راستہ بھی کھلا ہے۔ کہ تمام ہندوستان کو اصلاحات سے محروم کر دے۔ اور یہ راستہ خود ہندو کھول رہے ہیں۔ لیکن انہیں اس کی کوئی پرواہ نہیں۔ وہ تو یہ چاہتے ہیں۔ کہ یا تو تمام ہندوستان کی عنان حکومت ان کے ہاتھ میں دے دی جائے۔ یا پھر پہلے کی طرح ہی انگریزوں کے قبضہ میں رہے۔ اور وہ اپنے اختیارات میں ایک ذرہ کمی گوارا نہ کریں۔

وزیر اعظم سے درخواست

اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ ہندو آزادی ہند کے جو دعوے کرتے ہیں۔ ان کی کیا حقیقت ہے۔ اور کہاں تک ہندوستان کی ترقی اور بہتری ان کے مدنظر ہے۔ حکومت کے خلاف ہندوؤں کی تمام سرگرمیوں۔ تمام قانون شکنیوں۔ تمام سول نافرمانیوں۔ اور تمام شورشوں کی ایک ہی غرض ہے۔ اور وہ یہ کہ حکومت مرعوب ہو کر ان کے آگے ہتھیار ڈال دے۔ اور اقلیتوں کو ان کے رحم پر چھوڑ دے۔ یہی وجہ ہے۔ کہ ایک طرف تو وہ نظام حکومت کو درہم برہم کرنے میں پورا زور صرف کرتے ہیں۔ ملک میں شورش پھیلاتے ہیں۔ حتیٰ کہ سرکاری افسروں کو قتل کر کے دہشت پیدا کرتے ہیں۔ اور دوسری طرف جب فرقہ وارانہ حقوق کے تصفیہ کا موقعہ آتا ہے۔ تو بجائے اس کے کہ اقلیتوں کے ساتھ خود فیصلہ کریں۔ اور انہیں اطمینان دلائیں۔ کہ ان سے انصاف کیا جائے گا۔ حکومت کے سب سے بڑے رکن وزیر اعظم سے درخواست کرتے ہیں۔ کہ وہ فیصلہ کر دیں۔ چنانچہ گول میز کانفرنس کے سلسلہ میں جب اقوام ہند کے باہمی تصفیہ کا مرحلہ پیش آیا۔ اور وزیر اعظم نے بار بار کہا۔ کہ بہترین فیصلہ وہی ہو سکتا ہے۔ جو اقوام ہند کے نمائندے خود کریں۔ تو اس کی کوئی پرواہ نہ کی گئی۔ اور مالوی جی نے ہندو نمائندوں کے مشورہ سے وزیر اعظم کو ہی ثالث تسلیم کیا۔ اور گاندھی جی نے بھی اس کی ایک رنگ میں تائید کی۔

اس وقت ہندوؤں کے مدنظر یہی بات تھی۔ کہ وزیر اعظم کانگرس کی شورش انگیزیوں سے کافی طور پر متاثر ہو چکے ہونگے۔ اس لئے وہ کانگرس کو خوش کرنے کے لئے ایسا ہی فیصلہ کریں گے۔ جو ہندوؤں کی خواہشات کے مطابق ہوگا۔ یہ الگ بات ہے۔ کہ وزیر اعظم کا فیصلہ ہندوؤں کی توقعات کو پورا نہ کر سکا۔ لیکن اس میں کیا شک ہے کہ ہندوؤں نے مسلمانوں اور دوسری اقلیتوں کو نظر انداز کر کے اپنا اعتماد وزیر اعظم پر ظاہر کیا۔ اور اس طرح ثابت کر دیا۔ کہ وہ ہر موقعہ پر اپنے اغراض کی خاطر گورنمنٹ کی طرف جھکنے کے لئے تیار ہیں۔

ڈاکٹر مونجے کا اعلان

اس وقت جبکہ اصلاحات کے متعلق آخری فیصلہ ہونے والا ہے ہندو اس کوشش میں مصروف ہیں۔ کہ ایک طرف تو حکومت کو مسلمانوں سے بدظن کر کے مسلمانوں اور حکومت کے تعلقات میں کشیدگی پیدا کر دیں۔ اور دوسری طرف اپنی دوستی اور خیر خواہی کا یقین دلا کر وہ کچھ حاصل کر لیں۔ جو اس وقت تک قانون شکنیوں اور دھمکیوں کے ذریعہ حاصل نہیں کر سکے۔ چنانچہ ہندو مہاسبھا کے سب سے بڑے لیڈر ڈاکٹر مونجے نے ہندوؤں کی طرف سے یہ اعلان کیا ہے۔ کہ:-

"ہندو جن کی ملک میں اکثریت ہے۔ ہندوستان کی سرحدوں سے باہر کسی سے کوئی امید نہیں رکھتے ہیں۔ ہندوؤں کی ان تمام چیزوں کا مرکز ہندوستان کے اندر ہے۔ اور وہ ہندوستان تک محدود ہیں۔ اس لئے موجودہ زمانہ میں جو سیاسی دوستیوں جارحانہ اور مدافعتی اتحادوں میں جو اقوام کے درمیان کئے جاتے ہیں۔ ہندو ہندوستان سے الگ تھلگ نہیں رہ سکتا۔ اور ضرورت کے زمانہ میں انگلستان سے بڑھ کر ہندوؤں کا کوئی اور زیادہ معتمد اور مددگار دوست نہیں ہو سکتا۔ جیسا کہ ہندوستان انگلستان کا واحد دوست رہا ہے۔"

مسلمانوں پر تعریض

ظاہر ہے۔ کہ ہندوستان کی سرحدوں سے باہر کسی سے کوئی امید رکھنے کی تعریض مسلمانوں پر کی گئی ہے۔ اور اس طرح یہ بتایا گیا ہے۔ کہ مسلمانانِ ہند انگلستان کے لئے قابل اعتماد نہیں ہو سکتے۔ اور نہ اُن کی دوستی کوئی حقیقت رکھتی ہے۔ انگلستان کے اصل دوست ہندو ہیں۔ جو یہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ ضرورت کے زمانہ میں انگلستان سے بڑھ کر ہندوستان کا کوئی معتمد اور مددگار نہیں ہو سکتا۔

ہندو غور کریں

یہ کسی واحد شخص کا خیال نہیں۔ ہما سبھا بلکہ تمام ہندوؤں کا خیال بیان کیا گیا ہے۔ اور اس سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ جس قوم کو غیر ملکی قرار دے کر اس کے خلاف شور و شر پیدا کیا جاتا ہے جس کو الٹ دینے کے اعلانات کئے جاتے ہیں۔ اور جسے ہندوستان کی تباہی و بربادی کا موجب ٹھہرایا جاتا ہے۔ اس پر دراصل ہندوؤں کو کس قدر اعتماد ہے۔ اور اس کے ساتھ اپنے دوستانہ تعلقات مضبوط کرنے کی کیسی سرگرم کوشش کی جا رہی ہے۔ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ لیکن سوال یہ ہے۔ کہ حکومت سے دوستی رکھنے کے طعنے مسلمانوں کو دینے والے ہندو کیا اپنے اس طریق عمل پر غور کریں گے۔ اور بتائیں گے۔ کہ اگر مسلمانوں کو کچلنے اور ان کے حقوق غصب کرنے کے لئے ہندوؤں کے لئے یہ جائز ہو سکتا ہے، کہ وہ انگریزوں سے خاص تعلقات پیدا کرنے کی کوشش کریں۔ تو مسلمانوں کے لئے یہ کیوں جائز نہیں۔ کہ اپنے حقوق کی حفاظت کے لئے انگریزوں کو انصاف کی طرف متوجہ کریں۔

ایک مسلمان لڑکی کی ہندو سے شادی

اخبار "پرتاپ" (۱۵-جون) کا بیان ہے۔

"اس واقعہ سے کہ لکی ڈھیر کے مسلمان خان کی لڑکی سے ایک ہندو ساہوکار نے شادی کر لی ہے سنسنی پھیل رہی ہے"۔ سمجھ میں نہیں آتا۔ کوئی مسلمان کہلاتا ہوا کس طرح گوارا کر سکتا ہے، کہ اپنی لڑکی ہندو کے حوالے کر دے۔ اگر ایسا ہوا ہے۔ تو یہ تمام مسلمانوں کے لئے عموماً اور مسلمانان سرحد کے لئے خصوصاً نہایت ہی شرم کا مقام ہے۔ جو اپنے آپ کو اسلام کے متعلق بڑے غیور سمجھتے ہیں۔ اس سے ظاہر ہے۔ کہ مسلمان کہلانے والے تعلیم اسلام سے کس قدر بے بہرہ ہو چکے ہیں۔ اور مذہبی اصلاح کے کتنے محتاج ہیں۔

یورپ میں زمانہ جہالت کی ظالمانہ رسوم

آج یورپ اپنے آپ کو تہذیب و ترقی کے انتہائی مقام پر سمجھتا ہے۔ اور اگرچہ اس ترقی میں بھی وہ اپنے لئے سامان تباہی محسوس کر رہا ہے۔ اور دُور اندیش طبقہ کو صاف طور پر اعتراف ہے، کہ یورپ کا قدم کیا بلحاظ اخلاق۔ اور کیا بلحاظ تہذیب روز بروز تنزل کی طرف جا رہا ہے۔ تاہم اکثریت کا دعوےٰ یہی ہے۔ کہ یورپ نہ صرف خود تمدن کے اعلےٰ مقام پر پہونچا ہوا ہے۔ بلکہ دُوسرے ممالک کو بھی یہی متمدن بنا رہا ہے۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے۔ کہ یورپ کے کئی حصے ایسے ہیں۔ جہاں ابھی تک زمانہ جہالت کی نہایت ظالمانہ اور خلاف انسانیت رسوم پائی جاتی ہیں۔ مثلاً یورپ کے بعض ممالک میں اب بھی ستی کی رسم پائی جاتی ہے۔ چنانچہ حال ہی میں نیوگائنا کی پولیس نے بعض ایسے دیہات کی نگرانی شروع کی ہے۔ جہاں عورتیں اپنے خاوندوں کے مرنے کے بعد خودکشی کر لیا کرتی ہیں۔ آسٹریلیا کی فیڈرل گورنمنٹ کی رپورٹ مظہر ہے کہ نیو برٹن میں ستی کی رسم جاری ہے۔ اس رسم کو بیوہ کا بھائی یا بھتیجا ادا کرتا ہے۔ وہ عورت کا گلا گھونٹ کر مار ڈالتے ہیں۔

ستی کی رسم کے علاوہ ان دیہات میں اطفال کشی کی رسم بھی جاری ہے۔ اس رسم کا محرک یہ خیال ہے۔ کہ اس طرح آبادی کی ترقی رُک جائے گی۔ یا والدین پر بچہ کی پرورش کا بار نہیں رہے گا اور وہ کھلانے پلانے کی مصیبت سے بچ جائیں گے۔

کیا یہ عجیب بات نہیں۔ کہ یورپ اس وقت بھی ان قبیحہ رسوم کا انسداد نہیں کر سکا۔ جبکہ نہ صرف ساری دُنیا۔ بلکہ خود یورپ بھی انہیں نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے۔ لیکن اسلام نے خودکشی اور بچہ کشی کی اس وقت ممانعت کی۔ جبکہ ساری دُنیا ان جرائم میں مبتلا تھی۔ اور پھر عظیم الشان کامیابی حاصل کی۔

کشمیر کمیٹی و مسلمانانِ کشمیر

پچھلے دنوں آل انڈیا کشمیر کمیٹی کا جو اجلاس سر ڈاکٹر محمد اقبال صاحب کے زیر صدارت لاہور میں منعقد ہوا۔ اس میں یہ تجویز پاس کی گئی تھی۔ کہ سرکردہ مسلمانان پنجاب کا ایک وفد کشمیر جائے۔ اور مسلمانان کشمیر کے لیڈروں میں جو نا چاقی ہے۔ اسے دور کرنے کی کوشش کرے۔ تجویز عمدہ تھی۔ اور اگر اس میں کامیابی حاصل ہو جاتی تو حالات کشمیر کے روبا صلاح ہونے کی توقع کی جا سکتی تھی۔ لیکن معاصر "سیاست" (۱۵-جون) کا بیان ہے۔ کہ

"آل انڈیا کشمیر کمیٹی نے اس ضرورت کو محسوس کر کے کشمیر وفد بھیجنے کا ارادہ بھی کر لیا۔ بلکہ جانے والوں کے اسمائے گرامی کا بھی اعلان ہو چکا۔ لیکن اس وقت تک کوئی وہاں پہونچا نہیں جنہیں جانا تھا۔ ابھی یہیں دندنا رہے ہیں۔ حالانکہ ضرورت اس امر کی تھی۔ کہ فی الفور پہونچ کر فسادات پر جو خوفناک ترین رفتار سے بڑھ رہے ہیں۔ قابو پانے کی کوشش کی جاتی۔ ہم امید کرتے ہیں۔ کہ جنہیں اسلامیان کشمیر کا درد ہے۔ وہ بالضرور ایسے موقعہ پر ان کی کوئی عملی مدد کریں گے"۔

کشمیر کے حالات اس وقت تک نہایت افسوسناک ہیں۔ اب بھی ان کے آپس میں دست و گریبان ہونے کی خبریں آ رہی ہیں ضرورت ہے۔ کہ بہت جلد توجہ کی جائے۔ اور جو کچھ کیا جا سکتا ہے کر دیا جائے۔

سول نافرمانی کا مزید التوا

سول نافرمانی کو طریق کامیابی قرار دینے والے آج کل عجیب مصیبت میں مبتلا ہیں۔ نہ تو وہ اس پر عمل کرنے کی طاقت رکھتے ہیں۔ اور نہ اس سے دست بردار ہوتے ہیں۔ عمل کرنے کے راستہ میں تو انہیں حکومت کا ڈنڈا نظر آتا ہے۔ اور دست بردار ہونے پر وہ کہیں منہ دکھانے کے قابل نہیں رہتے۔ اس وجہ سے انہوں نے درمیانی راہ یہ اختیار کی ہے۔ کہ سول نافرمانی کو ملتوی قرار دے رہے ہیں۔ ایک دفعہ پہلے چھ ہفتہ کے لئے ملتوی کرنے کے بعد اب پھر چھ ہفتہ کے لئے ملتوی کرنے کا اعلان کیا گیا ہے۔ ان کا منشا ہے کہ اس دوران میں اگر گورنمنٹ سیاسی قیدیوں کو رہا کر دے۔ تو سول نافرمانی کو ہمیشہ کے لئے دفن کر دیں۔ لیکن گورنمنٹ التوا کو کوئی وقعت نہیں دیتی۔ اور نہ اسے دینی چاہیئے۔ جب کانگرسیوں پر یہ واضح ہو چکا ہے۔ کہ سول نافرمانی کسی صورت میں بھی ان کے لئے مفید ثابت نہیں ہوئی۔ اور نہ وہ اسے جاری رکھنے کی ہمت پاتے ہیں۔ تو پھر التوا کے کیا معنی۔ کیوں نہ اس کا بالکل خاتمہ کر دیا جائے۔ اور حکومت کے آگے کھلے طور پر سر تسلیم خم کر کے مصالحت کر لی جائے۔

ریاست بہاولپور کے ہندو

شملہ کا ایک تار مظہر ہے۔ کہ نواب صاحب بہادر بہاولپور شملہ میں اپنی کئی ضروری مصروفیات منسوخ کر کے اپنی ریاست میں اس لئے چلے گئے۔ کہ انہوں نے محسوس کر لیا ہے۔ کہ وزیر اعظم صورتِ حالات کو ٹھیک طور پر قابو میں کرنے کی کوشش نہیں کر رہا۔ اور انہوں نے ریاست میں پہونچتے ہی تمام گرفتار شدہ ہندوؤں کو رہا کر دیا ہے۔

امید ہے۔ نواب صاحب بہادر کے متعلق ہندوؤں کو پہلے سے جو اعتماد ہے۔ اس میں اب بہت زیادہ اضافہ ہو جائے گا۔ اور وہ اپنی شکایات ہر قسم کی شورش سے علیحدہ رہ کر آئینی طور پر پیش کریں گے اس کے ساتھ ہی یہ بھی امید رکھنی چاہیئے۔ کہ وہ افراد جو ریاست میں شورش پیدا کرنے کا موجب بن رہے ہیں۔ اور جن کے مدنظر ریاست کی بجائے ذاتی مفاد ہیں۔ انہیں ریاست کے انتظام سے فوراً علیحدہ کر دیا جائے گا۔

مسلم کی ایک حدیث سے وفاتِ مسیح علیہ السلام کا ثبوت

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بعثت کے اغراض میں سے ایک غرض یہ بھی تھی۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے متعلق مسلمانوں میں بعض ضعیف روایات کی بنا پر جو یہ عقیدہ پیدا ہو گیا تھا۔ کہ وہ دو ہزار برس سے آسمان پر بغیر کھانے پینے اور دیگر حوائج بشریہ کو پورا کرنے کے جسم عنصری کے ساتھ زندہ بیٹھے ہیں۔ اس کی تردید فرمائیں کیونکہ یہ عقیدہ جہاں شرک کے مترادف تھا۔ وہاں اسلام کے لئے بھی نہایت خطرناک ثابت ہو رہا تھا۔

احادیث اور وفات مسیحؑ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وفات مسیح ناصریؑ کے اثبات میں قرآن مجید کی واضح اور بین آیات سے استدلال فرمایا اور تاشیداً بعض احادیث بھی پیش کیں۔ اس میں شک نہیں۔ کہ چونکہ حضرت مسیح ناصریؑ کی حیات کا عقیدہ عام طور پر مسلمانوں میں پایا جاتا تھا۔ اس لئے اس سے بعض محدثین بھی متاثر ہوئے۔ اور اس وجہ سے احادیث میں وفات مسیح ناصری کے متعلق بہت کم مصالحہ ملتا ہے۔ اور جو کچھ ملتا ہے۔ اس کو بھی ان محدثین نے جو حیات مسیحؑ کے قائل تھے۔ طبعی میلان کے ماتحت تاویلات رکیکہ سے کمزور کرنے کی کوشش کی ہے۔ ہاں شیخ المحدثین حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ جیسا کہ واقعات سے معلوم ہوتا ہے۔ اس سے مستثنیٰ ہیں۔ آپ کا طریق یہ تھا۔ کہ احادیث کو اپنی رائے کے تابع نہ کرتے تھے۔ بلکہ اسے احادیث نبویہ کے ماتحت رکھتے تھے۔ اور آپ کی جامع بخاری شریف میں جا بجا اس کا ثبوت ملتا ہے۔

مسلم شریف کی ایک حدیث

ان احادیث میں سے جن سے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے وفات مسیحؑ پر استدلال فرمایا ہے۔ مسلم شریف کی حدیث ما علی الارض من نفس منفوسة یأتی علیہا مأة سنة وھی حیة یومئذٍ بھی ہے۔ چنانچہ حضور علیہ السلام ازالہ اوہام ص۶۲۳ طبع اول پر فرماتے ہیں۔

"اس حدیث کے معنی یہ ہیں۔ کہ جو شخص زمین کی مخلوقات میں سے ہو۔ وہ شخص سو برس کے بعد زندہ نہیں رہیگا × × × × × حدیث کا یہ مطلب نہیں۔ کہ اگر کوئی جسم خاکی زمین پر رہے تو فوت ہو جائے گا۔ اور اگر آسمان پر چلا جائے۔ تو فوت نہ ہوگا۔ بلکہ حدیث کا مطلب یہ ہے۔ کہ جو زمین پر پیدا ہوا۔ اور خاک میں سے نکلا۔ وہ کسی طرح سو برس سے زیادہ نہیں رہ سکتا۔"

حدیث مذکورہ بالا کا مضمون جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس سے استدلال فرمایا ہے۔ حضرت مسیح ناصریؑ کی وفات کو ایسی وضاحت سے ثابت کر رہا ہے۔ کہ مزید تشریح کی ضرورت نہیں۔

استدلال پر اعتراض

مگر ایک شخص منشی حبیب اللہ صاحب کلرک نہر امرت سر جنہیں علم حدیث سے کوئی واسطہ نہیں۔ اخبار "تنظیم" اہلحدیث روپڑ مورخہ ۱۵ اپریل ۱۹۳۳ء میں زیر عنوان "مرزا غلام احمد صاحب قادیانی اور اسکی حدیث دانی" لکھتے ہیں۔ کہ "یہ سراسر غلط اور واقعات کے خلاف ہے۔" اور اس کے لئے دلیل کے طور پر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مندرجہ ذیل عبارات پیش کرتے ہیں۔

ا "مشاہدہ سے ثابت ہوا ہے۔ کہ بعض نے حال کے زمانہ میں تین سو برس سے زیادہ عمر پائی۔ جو بطور خارق عادت ہے" (سرمہ چشم آریہ صفحہ ۱۳۷) ب لبیدؓ کے فضائل میں سے ایک یہ تھا۔ کہ اس نے نہ صرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا زمانہ پایا۔ بلکہ زمانہ ترقیات اسلام کا خوب دیکھا۔ اور ۴۱ھ میں ایک سو ستاون برس کی عمر پاکر فوت ہوا" (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم ص ۹)

اعتراض کا جواب

معلوم ہوتا ہے۔ کلرک صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے استدلال سے یہ سمجھا ہے۔ کہ حضور کے نزدیک اس حدیث کے مطابق کوئی شخص سو برس سے زیادہ عمر نہیں پا سکتا۔ حالانکہ اگر غور سے دیکھا جائے۔ تو معلوم ہوگا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا استدلال یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جس وقت یہ الفاظ فرمائے۔ اس وقت جو لوگ زندہ تھے۔ ان میں سے کوئی ایک سو برس کے بعد زندہ نہ رہیگا۔ سرمہ چشم آریہ کی جو عبارت اس استدلال کی تردید میں پیش کی گئی ہے۔ وہ زمانہ حال کے بعض افراد کے متعلق ہے۔ لہذا اسے اس کے خلاف پیش نہیں کیا جا سکتا۔ اسی طرح لبیدؓ کے متعلق جو تحریر ہے۔ کہ ان کی عمر ایک سو ستاون برس کی تھی۔ یہ بھی استدلال کو نقصان نہیں پہنچاتا۔ کیونکہ جیسا کہ روایت میں مذکور ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ ارشاد اپنی وفات سے ایک ماہ پیشتر فرمایا۔ اور حضور کی وفات ۱۱ھ میں ہوئی۔ اس حساب سے کوئی شخص جو اس فرمان کے وقت زندہ تھا ۱۱۱ھ کے بعد زندہ نہ رہ سکتا تھا اور لبیدؓ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریر سے ظاہر ہو رہا ہے۔ ۴۱ھ میں فوت ہوئے۔ پس گو ان کی عمر ایک سو ستاون برس کی ہوئی۔ مگر بہر حال حدیث میں بیان کردہ مدت سے آگے نہ بڑھ سکے۔ اور واقعات نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے الفاظ کی تصدیق کی۔

کلرک صاحب کا بیان کردہ مطلب

کلرک صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان کردہ معنوں کو بزعم خود حضور کی اپنی ہی تحریرات سے غلط ثابت کرنے کی کوشش کرکے اور اسے الزامی جواب قرار دے کر "تحقیقی جواب" کی ضمنی سرخی کے ماتحت لکھا ہے۔

"اس حدیث کا مطلب یہ ہے۔ کہ آپ کے اس فرمان کے بعد ایک سو سال تک تمام صحابہؓ فوت ہو جائیں گے۔" مگر سوال یہ ہے کہ حدیث کے الفاظ تو اپنے اندر عمومیت اور اطلاق کا رنگ رکھتے ہیں پھر آپ اسے محض صحابہؓ کے ساتھ مخصوص اور مقید کیوں کرتے ہیں مسند احمد جلد سوم ص۳۴۹ کی ایک دوسری حدیث سے "قال الصحابة" کے الفاظ کو پیش کرنا کچھ مفید نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ یہ دو مختلف مضامین کی علیحدہ علیحدہ حدیثیں ہیں۔ نامعلوم آپ ان دونوں کو ایک دوسرے میں مدغم کیوں کر رہے ہیں۔ مسلم شریف کی حدیث میں عمومیت اور اطلاق کا رنگ پایا جاتا ہے۔ اور مسند احمد کی حدیث میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک خاص گروہ کا خصوصیت سے ذکر کرتے ہوئے فرمایا۔ کہ اس عام قاعدہ کے ماتحت یہ سب صحابہ رضی اللہ عنہم بھی جو اس وقت موجود ہیں۔ فوت ہو جائیں گے۔ دونوں حدیثوں کے ظاہری الفاظ کے تعارض کو دور کرنے کا یہ بہترین طریقہ ہے۔

علامہ کرمانی کی کمزور تاویل

کلرک صاحب نے اپنے مدعا کو ثابت کرنے کے لئے بعض محدثین کی تشریحات بھی پیش کی ہیں۔ لیکن جیسا کہ میں قبل ازیں عرض کر چکا ہوں۔ اس کا مطلب صرف یہ ہے۔ کہ ان محدثین کا چونکہ یہ عقیدہ تھا۔ کہ حضرت مسیح علیہ السلام زندہ ہیں۔ اس لئے انہوں نے اس حدیث کو جو وفات مسیح کی بین دلیل ہے۔ تاویلات رکیکہ سے ٹالنا چاہا۔ چنانچہ عمدہ القاری شرح صحیح البخاری جلد اول ص۵۴۲ پر علامہ کرمانی کا اس حدیث کی شرح میں جو مندرجہ ذیل قول نقل کیا گیا ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ وہ حیات مسیحؑ کا عقیدہ رکھنے کی وجہ سے اس کی حمایت میں کس قدر کمزور تاویلات سے کام لیتے تھے۔

"قال الکرمانی ان قلت ما تقول فی عیسیٰ علیہ السلام قلت ھو لیس علی وجہ الارض بل فی السماء یعنے اگر کوئی شخص اس حدیث کی رو سے یہ سوال کرے کہ حضرت عیسےٰؑ کے متعلق کیا خیال ہے۔ تو میں یہ جواب دوں گا۔ کہ وہ زمین پر نہیں بلکہ آسمان میں ہیں"

علامہ کرمانی کے اس ارشاد سے یہ امر بآسانی معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات کے متعلق اس سے استدلال ہو سکتا ہے۔ مگر ان کے پاس اسکے رد کی بڑی دلیل یہ ہے۔

کہ حدیث میں "علی الارض" کے الفاظ ہیں اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام چونکہ زمین پر نہیں بلکہ آسمان میں ہیں لہذا وہ اس سے مستثنیٰ ہیں لیکن اگر کوئی اس حدیث کی دوسری روایت سے جو مسلم شریف کے اسی باب میں آئی ہے اور جس میں "علی الارض" کے الفاظ نہیں وفات مسیح علیہ السلام پر استدلال کرے تو علامہ کرمانی کے پاس کیا جواب ہو سکتا ہے۔

امام بخاریؒ کا استدلال

میں نے تمہید میں جو یہ عرض کیا تھا کہ حضرت امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ کا طریق یہ تھا کہ وہ اپنے عقائد آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ارشادات کے ماتحت رکھتے تھے اور بعض دوسرے محدثین کی طرح احادیث کو اپنے عقائد کے ماتحت کرنے کی کوشش نہ کرتے تھے۔ اس کا ثبوت اس امر سے بھی ملتا ہے کہ انہوں نے اس حدیث سے بعض ان ہستیوں کی وفات پر استدلال کیا ہے جن کو بعض لوگ زندہ قرار دیتے ہیں۔ چنانچہ نووی شرح مسلم میں لکھا ہے۔ وقد احتج بھذہ الاحادیث من شذ من المحدثین فقال الخضر علیہ السلام میت۔ یعنی بعض محدثین نے ان احادیث سے خضرؑ کی وفات پر استدلال کیا ہے اور حاشیہ پر لکھا ہے کہ بعض محدثین سے مراد امام بخاریؒ اور حافظ ابن حجرؒ ہیں۔ مگر اس کے مقابل پر جو لوگ خضر علیہ السلام کی زندگی کے قائل ہیں وہ ان کو اس تاویل سے زندہ ثابت کرتے ہیں۔ کہ حدیث میں "علی الارض" کے الفاظ ہیں اور خضر علیہ السلام زمین پر نہیں۔ بلکہ سمندروں اور پانیوں پر ہیں لہذا وہ اس میں شامل نہیں کئے جا سکتے۔ گویا اس حدیث سے وفات مسیحؑ پر ہمارے استدلال کے رد میں غیر احمدیوں کی طرف سے جو دلیل پیش کی جاتی ہے بعینہ وہی خضر علیہ السلام کی زندگی کا عقیدہ رکھنے والوں کی طرف سے امام بخاری کے استدلال کے رد میں پیش کی گئی ہے پس بابو حبیب اللہ صاحب کو چاہیئے کہ اگر وہ اس حدیث سے علامہ کرمانی کے قول کے مطابق حضرت مسیح علیہ السلام کا استثنا کرتے ہیں تو دوسرے بعض بزرگوں کے اقوال کے مطابق خضر علیہ السلام کو بھی زندہ مانیں۔ امام بخاری رحؒ کے استدلال سے یہ امر بھی ظاہر ہوتا ہے کہ ان کے نزدیک بھی اس حدیث کے بالکل وہی معنے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کئے ہیں یعنی یہ کہ "جو شخص زمین کی مخلوقات میں سے ہو وہ سو برس کے بعد زندہ نہیں رہیگا" کیونکہ اسی صورت میں خضر علیہ السلام کی وفات پر استدلال صحیح ہو سکتا ہے۔ امام بخاریؒ کے اس استدلال سے بابو حبیب اللہ صاحب کے اس خیال کی تردید بھی ہو جاتی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس فرمان سے مراد صرف صحابہؓ ہیں۔ کیونکہ امام بخاریؒ نے صحابہ کے علاوہ خضرؑ کی وفات پر بھی اسے دلیل ٹھہرایا ہے (خاکسار۔ علی محمد اجمیری قادیان)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا علمی مقام

اور مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی کی شکست فاش

مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی نے اخبار اہلحدیث ۱۲ اگست ۱۹۳۲ء میں ایک مضمون "مرزا صاحب قادیانی کا مبلغ علم" کے عنوان سے شائع کیا تھا۔ مولوی صاحب کو اس مضمون پر بہت ناز تھا۔ اور آپ نے اس میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے خدام علماء کے علمی مقام کے متعلق بہت نازیبا الفاظ استعمال کئے تھے۔ مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس مضمون کے متعلق لکھا تھا۔ "اس میں فاضل مضمون نگار نے آسمانی نکاح کو بحیثیت پیشگوئی پیش نہیں کیا۔ بلکہ علمی حیثیت سے جانچا ہے" خاکسار نے مولوی ابراہیم صاحب کے اس مایہ ناز مضمون کے جواب میں ایک مفصل اور مسکت مضمون اخبار الفضل ۱۳ نومبر ۱۹۳۲ء میں شائع کیا۔ جس میں مولوی صاحب کے "طرز جدید" کی حقیقت علمی طور آشکار کی گئی۔ ان کی ہر مغالطہ دہی کا ازالہ کیا گیا۔ اور مولوی صاحب کو علمی مقابلہ کا کھلا چیلنج دیا گیا۔ میرے مضمون کے مقابلہ پر مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری نے اہلحدیث ۲ دسمبر ۱۹۳۲ء میں مقالہ افتتاحیہ لکھا جس کی ابتدا یوں کی تھی:۔

"مولانا سیالکوٹی کا ایک مضمون اہلحدیث ۱۲ اگست ۱۹۳۲ء میں نکلا تھا جس کا عنوان تھا "مرزا صاحب کا مبلغ علم"۔ اس میں موصوف نے مرزا صاحب کے آسمانی نکاح پر بحث کی تھی بحث عامیانہ طرز پر نہ تھی بلکہ عالمانہ انداز سے تھی۔ اس کا خلاصہ یہ تھا کہ نکاح کیسے ہوا۔ پھر فسخ کس قاعدے سے ہوا ان سب امور کا علمی قواعد سے حل چاہا تھا۔ اس کے جواب میں ایک مضمون مرقومہ مولوی اللہ دتا صاحب جالندھری اخبار الفضل قادیان مورخہ ۱۳ نومبر ۱۹۳۲ء میں نکلا ہے جس میں راقم مضمون نے مرزا صاحب کو علوم مدونہ سے خالی مان کر بھی ان کے اقوال و افعال کو عالمانہ لباس سے ملبوس بتایا ہے۔ اس کے بعد اصل مسئلہ پر بھی بحث کی ہے۔ یعنی مرزا صاحب کے آسمانی نکاح کا ظہور پذیر نہ ہونا دلائل سے صحیح کرنے کی خوب کوشش کی ہے۔ آج ہم اس مضمون میں اصل مسئلہ (آسمانی نکاح) کا جواب دیں گے باقی۔ عالمانہ طرز کو اصل محرر (مولانا سیالکوٹی) کے لئے چھوڑ دیں گے۔ وہ جس طرح چاہیں گے لکھیں گے۔"

پھر لکھتے ہیں:۔ "مولوی اللہ دتا صاحب نے مرزا صاحب کے جو کمالات علمیہ بتائے ہیں ان کو ہم نے مولانا سیالکوٹی کے حوالہ کیا ہے۔" (۲ دسمبر ۱۹۳۲ء)

ناظرین کرام! مولوی ثناء اللہ صاحب نے دخل در معقولات دینا تو ضروری سمجھا۔ مگر چونکہ علمی ابحاث میں حصہ لینا آپ کے بس کی بات نہ تھی اور نہ آج تک آپ نے اس میدان میں قدم رکھا ہے آپ کی تحریر و تقریر سطحی خیالات اور تمسخرانہ انداز پر مشتمل ہوتی ہے اس لئے آپ نے علمی باتوں کو (بقول خود) مولوی سیالکوٹی صاحب کے حوالہ کیا اور خود "عامیانہ طرز" اختیار کر لی۔ اور اہلحدیث کے قارئین کو امید دلائی۔ کہ گویا عنقریب "مولانا سیالکوٹی" الفضل کے مضمون کا جواب تحریر کرینگے۔ میں نے مولوی ثناء اللہ صاحب کا مضمون پڑھ کر مناسب سمجھا۔ کہ میر سیالکوٹی کے مضمون کا انتظار کر لیا جائے کیونکہ اس علمی مقابلہ میں وہی ہمارے مخاطب ہیں۔ اور انہوں نے ہی اپنے مضمون میں تحدی کی تھی۔ کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام (معاذ اللہ) علوم کے ہر شعبہ میں ناقص تھے۔ نیز مولوی ثناء اللہ صاحب نے صاف طور پر علمی بحث سے عجز کا اقرار کر لیا تھا۔ اس لئے وہ اب اس قابل نہیں کہ انہیں علمی مقابلہ کے لئے مجبور کیا جائے۔ البتہ علیحدہ طور پر ان کے اعتراضات کا جواب دیدیا جائے گا۔ ان وجہتوں اور غلط مبحث سے بچنے کے لحاظ سے میں نے مولوی ابراہیم صاحب کے جواب کا انتظار کیا۔ مگر ان کی طرف سے صدائے برنخواست کا معاملہ ہے آخر اپریل ۱۹۳۳ء تک جبکہ میں یہ سطور لکھ رہا ہوں۔ اہلحدیث اخبار آ چکے ہیں۔ گویا مولوی ثناء اللہ صاحب کے اعلان پر پانچ ماہ گذر چکے ہیں۔ مگر مولوی ابراہیم صاحب چپ سادھے بیٹھے ہیں۔ وہ تعلیاں جاتی رہیں۔ شیخیاں کر کری ہو گئیں اور حق کے سامنے باطل لاجواب ہو گیا۔ سچ ہے جاء الحق وزھق الباطل ان الباطل کان زھوقا۔ اب بھی اگر مولوی ابراہیم صاحب سیالکوٹی میں ہمت ہو۔

تو میدان میں آئیں۔ میں اپنے مضمون میں صاف لکھ چکا ہوں کہ :-

"میں بہ آواز بلند کہنا چاہتا ہوں کہ باایں ہمہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تحریروں میں ایک بات بھی ایسی نہیں جو صحیح علوم کے خلاف ہو۔ میں اس بات کا ذمہ دار نہیں کہ جس طرح پادری ایس۔ ایم پال کو قرآن مجید میں بیسیوں نحوی غلطیاں اور سینکڑوں فصاحت و بلاغت کے خلاف بیانات نظر آتے ہیں ایسے کسی مولوی یا عالم کہلانے والے کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام میں اغلاط نظر آئیں۔ ہاں میں اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت پر بھروسہ کرتا ہوا۔ یہ کہتا ہوں کہ علوم صحیحہ کے خلاف ایک بات بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات میں موجود نہیں۔ سے

کوئی دکھلائے اگر حق کو چھپایا ہم نے

(الفضل ۱۳ نومبر)

میں اب پھر اس تحدی کو دہراتے ہوئے تمام علماء اہلحدیث وغیر اہلحدیث خصوصاً میر سیالکوٹی سے کہتا ہوں۔ کہ اگر آپ لوگوں میں طاقت ہے اور آپ خدا کے نوشتہ کو بدل سکتے ہیں تو نکالیں۔ تحریف اور فتوئی بازی کے بجائے ہمارے اس بیان کی تغلیط کر دکھائیں۔ لیکن یاد رہے کہ خدا کی غیرت اب ان "اصطلاحی علماء" کے بتوں کو توڑنے اور ان کے شیشۂ غرور علم کو چکنا چور کرنے کا فیصلہ کر چکی ہے اور خدا کا فرستادہ فرما گیا ہے۔ سے

خدا رسوا کرے گا تم کو میں اعزاز پاؤں گا
سنو اے منکرو اب یہ کرامت آنیوالی ہے

(خاکسار۔ ابوالعطاء اللہ دتا جالندھری (از فلسطین)

تقرر ناظر

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے خان صاحب مولوی فرزند علی صاحب سابق امام احمدیہ مسجد لنڈن کو ان کی لنڈن سے واپسی پر یکم مئی ۱۹۳۸ء سے ناظر امور عامہ مقرر فرمایا ہے امور عامہ کی ڈاک ناظر امور عامہ کے پتہ پر آنی چاہیئے کسی کا نام لکھنے کی ضرورت نہیں۔ (ناظر اعلیٰ)

اسلامی اصول کی فلاسفی کا سندھی ترجمہ

مکرم جناب سیٹھ عبداللہ الہ دین صاحب کی ساعی جمیلہ سے اسلامی اصول کی فلاسفی کا سندھی ترجمہ چھپکر تیار ہو گیا ہے جسکی قیمت ۸ر ہے۔ محصولڈاک معاف قیمت پیشگی آنے پر یہ کتاب ارسال کیجائیگی سندھ کی جماعتوں کو اس کی فروخت میں خاص طور پر کوشش کرنی چاہیئے۔ خاکسار عطاء اللہ احمدی کلرک ہیڈ پوسٹ آفس حیدر آباد دکن

ایک عظیم الشان نعمت سے دنیا کو مستفیض کرنے کا طریق

دنیا میں ایک عظیم الشان اور جلیل القدر نبی آیا۔ جسے پچاس سال کا عرصہ ہو گیا۔ چند لاکھ لوگوں نے اس کو مان لیا مگر افسوس کہ دنیا کا کثیر حصہ اب تک اس کی شناخت سے محروم ہو کر جہالت کی موت مرتا چلا جا رہا ہے۔

یہ تو محض خدا تعالیٰ کا فضل و احسان اور اس کی قدرت کے مخفی ہاتھ کا کام ہے کہ باوجود ہم بہت تھوڑے اور ہر طرح سے کمزور ہونیکے اس روحانی آفتاب کی روشن صداقت دنیا کے کناروں تک پہنچی ہے اور ہمارا سلسلہ احمدیہ روئے زمین کی تمام آبادیوں میں مشہور و معروف ہو گیا۔ مگر حقیقی طور سے خدا کی مخلوق کو اس ربانی نعمت سے ہم اسی وقت مستفیض کر سکتے ہیں۔ جبکہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معجزانہ تحریرات لوگوں کے ہاتھوں میں پہنچا دینگے۔

نبی کے کلام اور تحریروں میں ایک عجیب جذب و کشش و اثر ہوتا ہے اور قدرت سے جن کے دلوں میں خشیت الٰہی اور انصاف کا جوہر داخل ہوتا ہے وہ سعادت مند جب ان تحریرات کو دیکھتے ہیں۔ تو ان پر حق کھل جاتا ہے جس طرح بفضل خدا ہم سب پر کھل گیا۔

عیسائی اور آریہ اپنی تصانیف کو مختلف زبانوں میں نہایت وسیع پیمانہ پر تمام جہان میں شائع کر رہے ہیں۔ مگر خدا تعالیٰ کے فضل و کرم سے جو عظیم الشان نعمت ہمیں عطا ہوئی ہے اس کے مقابلہ میں اس کی کوئی حقیقت ہی نہیں۔ مگر ہم نے ان بیش بہا خزانوں کو پھیلانے میں بخل سے کام لیا جس وسیع اشاعت کو وہ چاہتے تھے اس کا حق ہم سے ادا نہ ہو سکا۔ اب بھی اگر ہم اس کو ہی دیوانہ وار نہ لگ گئے اور خدا کی مخلوق کو جہالت کی موت سے وہ تریاق دے کر نہ بچایا۔ جو خدا کے مامور نے ہمیں عطا کیا ہے تو ہم خدا کے حضور اس غفلت کے لئے جواب دہ ہونگے"۔

اس مختصر تمہید کے بعد میری گذارش یہ ہے کہ احباب کو معلوم ہوگا۔ کہ خاکسار نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دعاوی و تعلیم کے متعلق حضور کی ہی تحریرات سے احمدؐ نام کتاب انگریزی میں شائع کی تھی۔ جسے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز و دیگر بزرگان دین نے بہت پسند فرمایا۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے اس کتاب کے پانچ ایڈیشن ختم ہو گئے مگر اس کا حجم بڑا اور قیمت زیادہ ہونے سے جیسی چاہیئے ویسی اشاعت نہ ہو سکی۔ اس لئے اب اس کتاب کے دو حصے کئے گئے ہیں۔ جس کا پہلا حصہ تین سو صفحے کا بفضل خدا شائع ہو گیا ہے۔ اس میں کئی نئے مضامین کا اضافہ بھی کیا گیا ہے اور قیمت صرف آٹھ آنہ رکھی گئی ہے۔

یہ کتاب انگریزی زبان میں ہے۔ جو اس زمانہ میں گویا دنیا کی ایک عام زبان ہے۔ اس میں ایسے مضامین ہیں جو خدا کے فضل و کرم سے ہر ایک انگریزی دان خواہ وہ مسلمان ہو یا عیسائی یا ہندو یا کوئی اور سب کے لئے نعمت ہے۔ اس لئے ہم کو چاہیئے کہ ہم یہ کوشش کریں کہ یہ کتاب ہر ایک انگریزی دان تک پہنچ جائے۔ بفضل خدا ہم نے اس میں کامیابی حاصل کی تو اس کے یہ معنی ہونگے کہ ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو ان لوگوں کے گھر میں داخل کر دیا۔ پھر یہ کتاب ان کے گھر میں کام آپ کرے گی۔ یہ کیسا عظیم الشان کام ہے جو بغیر خرچ کے صرف تھوڑی سی کوشش سے ہمیشہ کے لئے مفید نتیجہ پیدا کر سکتا ہے۔ اس تین سو صفحے کی کتاب کی قیمت صرف ۸ر ہے پھر ڈاک کا خرچ دو آنہ وہ بھی خاکسار کے ذمہ ہوگا۔ آٹھ آنہ کے ٹکٹ آنے پر یہ کتاب بذریعہ پوسٹ پارسل پہنچا دی جائے گی۔ اگر اس کتاب کی اکٹھی جلدیں منگائی جائیں تو ریل خرچ فی کتاب صرف ایک آنہ ہوگا۔

اس صورت میں کتاب کی وسیع اشاعت کے لئے خاکسار یہ کتاب نصف قیمت یعنی صرف چار آنہ میں دیگا۔ ریلوے پارسل کا خرچ خریدار کے ذمہ ہوگا۔ اس عظیم الشان کام میں ہماری جماعت کا ہر ایک فرد حصہ لے سکتا ہے۔ مگر خاکسار کم از کم ایسے مخلص خریدار چاہتا ہے جو ہر ماہ اگر ہر ماہ نہ ہو سکے۔ تو سال میں جتنی بار ہو سکے۔ دس دس کتابوں کا آرڈر دیں۔ مہینہ بھر میں یا سال بھر میں صرف دو تین روپیہ خرچ کر کے ایسا عظیم الشان تبلیغی خزانہ منگوا کر تقسیم کرنا یا فروخت کرنا کوئی بڑی بات نہیں۔ ہماری جماعت کے ایک دوست کئی سال کتب فروخت کرنے کے کام پر صبح سے شام تک لگے رہتے ہیں۔ اور ریلوے سٹیشنوں پر مسافروں کو قریباً سالانہ ایک ہزار روپیہ کا ہمارا لٹریچر فروخت کر سکتے ہیں۔ امید ہے ہماری تبلیغی جماعت اس کام کی اہمیت سمجھے گی۔ اور ہر ممکن طریق سے اس کی اشاعت میں حصہ لے گی۔

ربنا تقبل منا انک انت السمیع العلیم

خاکسار۔ عبداللہ الہ دین سکندر آباد دکن

بجٹ آمد کے متعلق ایک ضروری اعلان

ابھی تک باوجود تاکید مزید کے میرے حلقہ کی بعض جماعتوں کی طرف سے بجٹ آمد حسب قاعدہ تشخیص ہو کر نہیں پہنچا۔ لہذا اس اعلان کے ذریعہ جملہ جماعتہائے ضلع لدھیانہ و ضلع جالندھر و ہوشیار پور و ریاستہائے مالیر کوٹلہ و پٹیالہ و نابھہ و جیند کو اطلاع دی جاتی ہے۔ کہ جن جماعتوں کی طرف سے ابھی تک بجٹ آمد پوری طرح تشخیص ہو کر نہیں پہنچا۔ انہیں ۳۰ جون ۱۹۳۳ء سے پہلے پہلے اپنا اپنا بجٹ مکمل کر کے بھجوا دینا چاہیئے۔ ورنہ اس تاریخ کے بعد مرکز کی طرف سے بجٹ آمد کی تعیین کر دی جائے گی۔ اور پھر کسی جماعت کو شکایت کا حق نہیں رہیگا۔ بجٹ میں جملہ افراد کی آمد کا اندراج کر کے اس پر شرح مقررہ کے مطابق چندہ کی تشخیص ہونی چاہیئے۔ اور ساتھ ہی ساتھ بقایا بھی دکھایا جانا چاہیئے۔ امید ہے۔ کہ احباب اس معاملہ میں فوری توجہ کر کے اپنی فرض شناسی کا ثبوت دیں گے۔ جو احباب اپنی آمد کا علم دینے میں تامل کریں۔ انکی آمد کا ان کی ظاہری حالت پر قیاس کر کے اندراج کر دیا جائے

خاکسار مرزا بشیر احمد۔ انچارج حلقہ

مکمل بجٹ فارم ۳۳-۱۹۳۴ء بھیجنے والے احباب کا شکریہ

امسال مجلس شوریٰ میں بجٹ پیش ہونے پر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا۔ کہ بجٹ آمد صیغہ جات صدر انجمن احمدیہ قادیان ۳۳-۱۹۳۴ء منظور ہے لیکن اس کے ساتھ گذشتہ سال کے بقائے شامل کر کے تین ماہ تک ناظر صاحب بیت المال پیش کریں۔ ساتھ ہی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے چند احباب کے نام پیش کر کے فرمایا کہ ان کی ایک کمیٹی بناتا ہوں جس میں خود بھی میں شامل ہوں گا۔ چنانچہ اس کمیٹی کے پہلے اجلاس میں جو ۵ مئی کو ہوا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ کہ امسال تشخیص کیلئے دس احباب کو جائنٹ ناظر بیت المال مقرر کرتا ہوں۔ پھر خود ہی حضور نے ان کے حلقے تقسیم فرمائے جنمیں چار حلقے میرے سپرد کئے گئے۔ میں نے اپنے حلقہ جات۔ سیالکوٹ جموں شیخوپورہ اور گجرات کے بعض مخلص احباب کو انتخاب کیا۔ اور تشخیص کنندہ تجویز کر کے ان کو چٹھیاں ارسال کیں۔ کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس کام کی میعاد صرف ایک ماہ مقرر فرمائی ہے۔ جس پر بعض احباب نے تو فوراً مجھے تسلی بخش اطلاعیں دے دیں۔ کہ ہم نے تشخیص کا کام شروع کر دیا ہے۔ اور بعض نے خاص مصروفیتوں کی وجہ سے تحریر کیا۔ کہ فلاں تاریخ تک ہمارے ذمہ کی جماعتوں کے مکمل بجٹ معہ بقایا سابقہ پہنچ جائیں گے۔ چنانچہ بہت سے احباب نے مکمل تشخیص کر کے معہ بقایا سابقہ بجٹ فارم بھیج دیئے ہیں۔ اور اکثر احباب کی اطلاعیں آچکی ہیں۔ کہ ہمنے تشخیص شروع کی ہوئی ہے۔ اور عنقریب مکمل بجٹ فارم آپ کو پہنچ جائیں گے۔ بہت تھوڑے احباب ہیں۔ جنہوں نے مجھے اطلاع نہیں بھیجی۔ گو میں جانتا ہوں۔ وہ ایسے احباب نہیں ہیں۔ جو اس کام میں سستی دکھلائیں۔ کیونکہ وہ بھی سلسلہ کے مخلص اور دینی کام کو اپنی زندگی کا اصل مقصد سمجھنے والے ہیں۔ میں ان احباب کو خاص طور پر توجہ دلاتا ہوں۔ کہ وہ جسقدر کام کر چکے ہیں مجھے اطلاع دیں۔ اور اگر خدانخواستہ اب تک کام نہیں کیا۔ یا کسی وجہ سے آئندہ بھی نہیں کر سکتے۔ تو بھی مجھے فوراً اطلاع دیں۔ تاکہ ان جماعتوں کی تشخیص کا کوئی اور انتظام کروں۔ ذیل میں ان احباب کے نام شکریہ کے ساتھ درج کرتا ہوں۔ جنہوں نے ایسے تنگ وقت میں بجٹ فارم مکمل تشخیص کے بعد بھیج دیئے ہیں۔ اور اس کار خیر سے دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا ثبوت دیا ہے۔ بجٹوں کے پیش کرتے وقت ان محترم احباب کے اسماء بھی دعا کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور پیش کئے جائیں گے:۔ (۱) نادر علی صاحب شیخ پور گجرات (۲) محمد صدیق صاحب جلال پور جٹاں (۳) محمد عبدالمجید صاحب بھینی (۴) سید لال شاہ صاحب آنبہ (۵) سید حسین علی شاہ صاحب داعی والہ (۶) شیخ نواب الدین صاحب جاگریاں (۷) ولایت شاہ صاحب شاہ مسکین (۸) محمد علی صاحب پٹواری منڈیکی (۹) چودہری غلام محمد صاحب پوہلا (۱۰) بابو خیر خان صاحب سیالکوٹ (۱۱) منشی ابراہیم صاحب عزیز پور (۱۲) پیر بشیر احمد صاحب گوئیکی (۱۳) اسمٰعیل صاحب کڑیانوالہ (۱۴) اللہ بخش صاحب چندرکے منگولے (۱۵) منشی غلام نبی صاحب نوشہرہ (۱۶) مولوی خیر الدین صاحب نارووال (۱۷) چوہدری عنایت اللہ خان صاحب بہلولپور۔ (۱۸) چوہدری شاہ محمد صاحب سب انسپکٹر ریٹائر (۱۹) حکیم محمد قاسم صاحب لالہ موسیٰ (۲۰) محمد یوسف صاحب لدھا (۲۱) حافظ غلام محمد صاحب (۲۱) منشی سلطان احمد صاحب بلانی (۲۲) سید نذیر حسین صاحب گھٹیالیاں (۲۳) نور محمد صاحب سیدوالہ:۔ ذیل میں ان احباب کے نام دیئے جاتے ہیں جنہوں نے بجٹ فارم تو بھیج دیئے تھے لیکن ان میں کچھ نقائص تھے۔ کسی کا بقایا درج نہیں تھا۔ بعض کی آمدنی درج نہیں تھی کسی کا حساب تشخیص فصل بصورت غلہ مانی لوپہ کے حساب سے شمار کیا گیا تھا۔ جو رقموں یا ہندسوں میں روپے آنے میں ہونا چاہیئے تھا۔ وہ اصلاح کے لئے واپس کئے گئے جو بعد درستی پہنچ رہے ہیں۔ (۱) منشی عبدالحق صاحب کھوہار گجرات (۲) مولوی عبداللہ صاحب نارووال (۳) فیروز الدین صاحب ملکوال (۴) ملک میاں خان صاحب کھوکھر غربی (۵) سید فاضل شاہ صاحب کھیٹر (۶) مولوی محمد الدین صاحب تہال (۷) سید یوسف شاہ صاحب بھملہ (۸) عبداللہ خان صاحب سرائے عالمگیر:۔ جن صاحبان نے اس وقت تک کوئی اطلاع نہیں دی۔ اور نہ ہی ان کے بجٹ فارم آئے ہیں۔ ان کے نام فی الحال درج نہیں کئے گئے۔ اس اعلان کے بعد بھی انہوں نے کوئی جواب نہ دیا۔ تو پھر ان کے نام شائع کئے جائیں گے:۔

(سید محمد اسحاق جائنٹ ناظر بیت المال)

عہدہ داران جماعتہائے احمدیہ کی وصولی چندہ کے متعلق قابل تعریف کوشش

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے مجلس مشاورت میں نمائندگان جماعت کے ذریعہ جماعتوں کو چندہ کی باقاعدگی کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی تھی۔ اور فرمایا تھا۔ ہر ایک احمدی سے باشرح چندہ وصول ہو۔ اور ہر ایک انجمن کے ذمہ بجٹ کا پورا کرنا لازمی قرار دیا تھا پھر اس فرمان کے اعادہ میں حضور نے ۹ جون ۱۹۳۳ء کو خطبہ جمعہ کے ذریعہ عہدہ داران کو ان کے فرائض اور ذمہ داریاں کی طرف توجہ دلاتے ہوئے تاکید فرمائی۔ کہ بجٹ کے مطابق ہر ماہ کا چندہ داخل کر دیا جائے تا آخر سال کے محاسبہ پر بجٹ کے پورا نہ ہونے کی صورت میں مواخذہ کے نیچے نہ آئیں۔

حضور کے اس فرمان کی تعمیل میں جن عہدہ داران جماعت نے قابل تعریف کوشش کی۔ اور ان کی کارگزاری کی جو رپورٹ صیغہ ہذا میں موصول ہوئی ہے۔ اس کا خلاصہ حسب ذیل ہے۔ اگر کوئی اور دوست ہوں۔ جن کی فراہمی چندہ میں خاص خصوصیت ہو۔ تو ان کے نام دفتر سے بھی اطلاع دی جائے۔ عہدہ داران جماعت کو چاہیئے۔ کہ اپنی ماہوار کارگزاری کی رپورٹ باقاعدہ دفتر ہذا میں بھجواتے رہیں۔ تا اخبار میں شائع کی جا سکے۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کے لئے عرض کیا جائے۔ (۱) جماعت احمدیہ سامانہ نے نہ صرف ماہ مئی کا چندہ مطابق بجٹ داخل کر دیا ہے۔ بلکہ گذشتہ سال کا بقایا وصول کر کے قریباً دو چند داخل کر دیا ہے۔ مولوی فضل الرحمٰن صاحب امیر جماعت سامانہ و مولوی عبدالرشید صاحب سیکرٹری کی کوشش خاص طور پر قابل شکریہ ہے۔ (۲) مولوی قدرت اللہ صاحب نابھہ نے ماہ مئی کا چندہ مطابق بجٹ وصول کر کے بھجوایا ہے۔ نیز انہوں نے بحیثیت آنریری انسپکٹر بیت المال جماعت بھیرا کے احمدی زمینداروں سے خود جا کر باشرح چندہ علے نقد وصول کیا۔ مولوی قدرت اللہ صاحب باوجود پیرانہ سالی کے نوجوانوں کی طرح کام کرنے والے ہیں۔ خدا تعالیٰ ان کو بیش از بیش خدمات دین کی توفیق عطا فرمائے۔ (۳) انجمن احمدیہ سنور نے مطابق بجٹ ۳۳-۱۹۳۴ء سالانہ ایک ماہ کے چندہ بجائے ۳۸ روپیہ کے ۵۰٫۷ روپیہ داخل کر دیا ہے۔ مولوی محمد تقی صاحب امیر جماعت و ذاکر حسین صاحب سیکرٹری انجمن احمدیہ سامانہ کی کوشش قابل داد ہے۔ (۴) انجمن احمدیہ جھنگ مگھیانہ کا سالانہ بجٹ ۲۲ روپیہ ہے۔ ماہ مئی کا چندہ ۱۶ روپے کے بجائے ۲-۱۰-۲۰ روپیہ داخل کر دیا ہے۔ گویا ۴۸ روپیہ زائد۔ اس جماعت کے چندہ کی وصولی منظم طریق پر مندرجہ ذیل احباب کا وفد دوستوں کے پاس جا کر کرتا ہے۔ (۱) میاں غلام مرتضےٰ صاحب بی۔ پنشنر نائب تحصیلدار (۲) شیخ عبدالحق صاحب (۳) بابو محمد عالم صاحب فنانشل سکرٹری (۵) والدہ صاحبہ محترمہ سردار امیر محمد صاحب زمیندار کوٹ قیصرانی نہایت شکریہ کی مستحق ہیں کہ [illegible] اپنی انجمن کی مستورات سے خود چندہ وصول کر کے بھجواتی ہیں۔ حال میں انہوں نے مبلغ [illegible] مدرسہ کی رقم وصول کر کے بھجوائی ہے۔ اس سے قبل مبلغ ۱۴۸ روپیہ کی رقم مستورات کے چندہ کی بھیج چکی ہیں۔ اور اپنے صاحبزادہ سردار امیر محمد صاحب کو بھی توجہ دلاتی رہتی ہیں۔ (ناظر بیت المال قادیان)

فسادات کشمیر کے مقدمات میں پیروی کرنیوالے وکلاء

کے متعلق

بعض ضروری اطلاعات

۱۔ وکلاء نے ملزمان سے قطعاً کوئی رقم وصول نہیں کی۔ اور نہ ملزمان نے انہیں کوئی رقم دی۔ سوائے اس کے کہ کبھی کسی وکیل کو دوسری جگہ مقدمہ کی پیروی کے لئے جانا ہو۔ تو اس وقت ملزمان نے سفر خرچ دے دیا ہو۔ چنانچہ ایک مرتبہ سید صبح صادق علی شاہ صاحب کی ضمانت کی منسوخی کا سوال درپیش تھا۔ اور اغلب خیال تھا۔ کہ ان کی ضمانت منسوخ ہو جائے۔ اس لئے ملزمان کے پیہم اصرار پر شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ قادیان بدیں غرض تشریف لائے۔ کہ وہاں سے سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب کو ساتھ لے کر جموں جائیں۔ اگرچہ اصل اخراجات ستر (۷۰) روپے کے قریب ہوتے تھے۔ مگر صرف ان سے پچاس (۵۰) روپیہ کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ جو وہ بھی انہوں نے پورا نہ کیا بلکہ تیس (۳۰) روپے ادا کئے۔

یہ امر بھی قابل غور ہے۔ کہ وکلاء کو میرپور کے مقدمات پیچ کی پیروی کے لئے بھیجا گیا تھا۔ اور وہ اس بات کے پابند نہ تھے کہ میرپور سے باہر کسی عدالت میں ملزمان کی طرف سے پیش ہوں لیکن ملزمان کے مفاد اور پیہم اصرار کو مدنظر رکھتے ہوئے انہوں نے یہ خدمت بھی جو ان کے فرائض میں داخل نہ تھی۔ سرانجام دی جس کے لئے وہ مستحق شکریہ ہیں۔ یہ ہماری معلومات ہیں۔ لیکن اگر کمیٹی کے کسی رکن کے پاس اور معلومات ہوں۔ تو وہ ظاہر کر دیں۔ تا اس کی چھان بین کی جا سکے۔

۲۔ ملزمان کی طرف سے ہمیں متواتر یہ درخواستیں موصول ہوتی رہیں۔ کہ اگر شیخ بشیر احمد صاحب کی خدمات ہم ان کے سپرد کر سکیں۔ تو وہ کافی رقم بطور چندہ کشمیر کمیٹی کو دینے کے لئے تیار ہیں۔ ملزمان کے اس یقین دلانے پر شیخ صاحب موصوف کو وہاں بھیج دیا گیا لیکن ملزمان کی طرف سے کوئی رقم وصول نہ ہوئی۔ جس پر شیخ بشیر احمد صاحب نے سید صبح صادق علی شاہ صاحب کو ان کا وعدہ یاد دلاتے ہوئے کمیٹی کو چندہ دینے کی تحریک کی۔ کیونکہ یہ وعدہ انہوں نے وکلاء کی معرفت بھی کیا تھا۔ چنانچہ اس کا کچھ اثر ہوا۔ اور انہوں نے ایک رقم مبلغ ۱۴۳ روپیہ کی کمیٹی کو بطور چندہ بھیجی۔ یہ ظاہر کر دینا بھی ضروری ہے۔ کہ ملزمان میں سے کئی ذی حیثیت بھی ہیں۔ چنانچہ انہیں ملزمان نے ضمانت پر رہا ہونے کی کوشش دیگر وکلاء سے کرائی۔ جس پر تقریباً انہوں نے ۱۲۰۰ روپیہ خرچ کیا۔ اس لئے ایسے لوگوں سے چندہ کا مطالبہ کرنا بالکل جائز تھا۔

یہ قطعاً درست نہیں۔ کہ ملزمان نے فی کس دو روپے ماہوار کے حساب سے کمیٹی کو چندہ دیا ہے۔ ملزمان مقدمہ علی بیگ و سکھ چین پور نے جن کی مجموعی تعداد ۲۲۸ ہے۔ جنوری سے لیکر اب تک کل ۱۴۳ روپیہ کی رقم بطور چندہ بھجوائی ہے۔ نیز یہ بھی واضح رہے۔ کہ جو چندہ ملزموں سے وصول ہوا۔ اس سے کئی گنا زیادہ وکلاء کے منشیوں اور نوکروں کے اخراجات پر صرف ہو چکا ہے۔

احمدی وکلاء کی مساعی جمیلہ

میرپور میں شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ اور چودھری یوسف خان صاحب اور چودھری عصمت اللہ صاحب مئی ۱۹۳۲ء سے مقدمات کی پیروی کرتے رہے ہیں۔ مقدمات کی مجموعی تعداد ۲۸ ہے۔ جن میں سے دو مقدمات ابھی جاری ہیں۔ ملزمان کی کل تعداد ۸۷۰ ہے۔ تین مقدمات جن میں ماخوذین کی تعداد ۲۲۱ تھی۔ ہمارے وکلاء کی کوششوں سے ریاست نے واپس لے لئے تھے۔ باقی ملزمان سے ۳۲۹ ملزم بری ہو گئے۔ اور صرف ۸۲ ملزموں کو خفیف سی سزائیں ہوئیں تھیں۔ چند ملزمان کو صرف جرمانہ کر کے چھوڑ دیا گیا تھا۔ اور ان مقدمات میں الزامات قتل و ڈکیتی و آتشزدگی تھے۔

سری نگر میں شیخ محمد احمد صاحب ایڈووکیٹ ۷ ماہ تک اور شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ چار ماہ تک۔ اور چودھری یوسف خان صاحب اڑہائی ماہ تک مقدمات کی پیروی کرتے رہے۔ کل مقدمات کی تعداد ۲۸ ہے۔ ملزموں کی مجموعی تعداد ۱۴۳ ہے۔ ۵۲ ملزموں کے خلاف مقدمات واپس لئے گئے تھے ۸۴ بری ہو گئے تھے۔ ۱۱ کو پانچ پانچ روپیہ جرمانہ اور ایک کو ایک روپیہ جرمانہ اور ۱۸ ملزموں کو نہایت معمولی سزائیں ہوئیں۔

پونچھ میں چودھری عزیز احمد صاحب اپریل ۱۹۳۲ء سے لے کر تقریباً پانچ ماہ تک اور قاضی عبد الحمید صاحب ستمبر ۱۹۳۲ء سے لے کر چار ماہ تک مقدمات کی پیروی کرتے رہے۔ تمام مقدمات میں ملزمان کی تعداد ۴۷ تھی۔ جو سب کے سب بری ہو گئے۔

جموں میں میر محمد بخش صاحب نومبر ۱۹۳۱ء سے لے کر چھ ماہ تک مقدمات کی پیروی کرتے رہے۔ مختلف اوقات میں شیخ بشیر احمد صاحب اور چودھری اسد اللہ خان صاحب بیرسٹرایٹ لاء لاہور بھی چند اپیلوں میں پیش ہوئے۔ تعداد مقدمات ۱۴ تھی۔ ملزمان کی تعداد ۳۱ تھی۔ جن میں سے ۲۰ ملزم بری ہو گئے۔

راجوری میں قاضی عبد الحمید صاحب نے ۲۵ ملزمان کے مقدمات کی تین ماہ تک پیروی کی۔ جملہ مقدمات واپس لئے گئے

نوشہرہ پنچ کے چار مقدمات میں جن میں ۹۲ ملزم تھے۔ میر محمد بخش صاحب نے تین ماہ تک پیروی کی۔ دو مقدمات کے ۴۹ ملزموں سے ۵۴ بری ہو گئے۔ اور ایک سال آٹھ ماہ کے عرصہ میں آٹھ وکلاء کے اخراجات سفر و خوراک پر جو خرچ آیا۔ اس کی مقدار تقریباً تین ہزار روپیہ ہے۔

اس مختصر سی رپورٹ سے آپ بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ جن وکلاء نے علاقہ جموں و کشمیر و پونچھ میں مظلوم مسلمانوں کی قانونی امداد کی۔ وہ ہر طرح قابل شکریہ ہیں۔ اور ایسے لوگوں پر جھوٹے اعتراض کرنا انتہا درجہ کی احسان فراموشی ہے۔ (خاکسار جلال الدین شمس)

چندہ کشمیر باقاعدہ ادا کرنا لازمی ہے!

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں چندہ کشمیر کا وصول کیا جانا نہایت ضروری ہے۔ اس کے متعلق گزشتہ پرچوں میں گو مفصل اطلاع دی جا چکی ہے۔ لیکن اس امر کا اظہار کر دینا بھی ضروری ہے۔ کہ جون کے پہلے ہفتہ کی آمد بالکل خلاف امید بہت ہی کم ہے۔ جس کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے۔ کہ اکثر عہدہ داروں نے چندہ کشمیر باقاعدہ وصول کرنا چھوڑ دیا ہے۔ وہ صرف ان احباب سے لیتے ہیں۔ جو خود ادا کر دیتے ہیں۔ حالانکہ حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل میں چاہیئے یہ کہ جہاں مرکزی چندہ وصول کیا جاتا ہے۔ وہاں کشمیر فنڈ بھی ہر احمدی سے باشرح اور باقاعدہ لیا جائے۔ یہ مناسب نہیں۔ کہ کم رقم بھیجنے والی جماعتوں کے نام شائع کئے جائیں لیکن احباب سے گزارش ہے۔ کہ وہ اس کمی کو جلد دور کریں۔ پس احمدیہ جماعتوں اور افراد سے بار بار التجا کی جاتی ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے ارشاد کی تعمیل میں احمدیہ جماعت خواہ زمیندار ہو یا شہری چندہ کشمیر باقاعدہ ادا کر کے اللہ تعالےٰ کے حضور سے ثواب دارین حاصل کریں۔

(خاکسار برکت علی خان فنانشل سکرٹری چندہ کشمیر فنڈ قادیان)

کیا اب بھی آپ
دلکشا ہیر آئل رجسٹرڈ

استعمال نہ کریں گے۔ جس کی تعریف میں ہر جگہ سے خطوط آ رہے ہیں۔

۱۔ حکیم عبد الحمید خان صاحب ٹانک سے تحریر فرماتے ہیں۔ براہ مہربانی دلکشا ہیر آئل کی سات شیشیاں بذریعہ وی پی بھیجدیں۔ اس کے قبل میں نے آپ سے چار شیشیاں منگوائی تھیں۔ جن میں سے دو میں نے کسی دوست کو تحفۃً دیدی تھیں۔ باقی دو میں نے خود استعمال کیں۔ بہت ہی مفید پائیں۔ ۲۔ زبیدہ بانو بیگم صاحبہ اٹاوہ یو۔ پی سے تحریر فرماتی ہیں۔ ماہ گذشتہ میری ایک سہیلی نے تحفۃً دلکشا ہیر آئل کی ایک شیشی بھیجی۔ اشتہاری تیلوں کا تلخ تجربہ میں اٹھا چکی تھی۔ اس لئے دلکشا ہیر آئل کو استعمال کرنے سے ڈر معلوم ہوتا تھا۔ کہ میری سہیلی نے۔ بعد تعریف لکھ کر مجھے استعمال کرنے پر مجبور کیا۔ میں نے دلکشا ہیر آئل کو استعمال کر کے بہت فائدہ حاصل کیا۔ سر درد رفع ہو گیا۔ اور خشکی جاتی رہی براہ کرم ایک شیشی دلکشا ہیر آئل کی جلد رحمت فرما کر ممنون فرمائیے۔ ۳۔ خداداد خان صاحب پولیس انسپکٹر مین پوری سے تحریر فرماتے ہیں۔ دلکشا ہیر آئل کی ایک شیشی آپ سے منگوائی تھی۔ جس کے استعمال سے فائدہ معلوم ہوتا ہے۔ لہٰذا اس دفعہ دو شیشیاں تیل کی روانہ فرمائیں۔ آپ کے دلکشا ہیر آئل سے بڑھ کر بالوں کی حفاظت کرنے والا۔ ان کو گرنے سے بچانے۔ لمبے۔ ملائم اور مضبوط کرنے والا اور کوئی تیل نہ پائیں گے۔ یہ تیل دماغ کو طاقت دیتا ہے۔ دائمی سر درد اور زکام کو دور کرتا ہے۔ آپ ضرور آزمائش کریں۔ قیمت فی شیشی ۴ اونس ایک روپیہ فی پاؤ ۳ علاوہ پیکنگ و محصول ڈاک۔

سرمہ نورانی آنکھوں کی جملہ امراض کے لئے اکسیر ہے۔ ککروں کو جڑ سے اکھاڑتا ہے۔ آزمائش شرط ہے۔ قیمت فی تولہ ۲۔ اس کے متعلق شہادتیں موجود ہیں۔ جو کہ درخواست آنے پر بھیجی جا سکتی ہیں۔

ہمارے کارخانہ کے عطر بھی قابل آزمائش ہیں۔

مینجر دلکشا پرفیومری کمپنی قادیان پنجاب

رجسٹرڈ عرق نور رجسٹرڈ

عرق نور۔ ضعف جگر۔ بڑھی ہوئی تلی۔ پرانا بخار۔ دائمی قبض۔ پرانی کھانسی۔ کثرت پیشاب یرقان۔ ٹانگوں کا پھولنا۔ دل دھڑکنا۔ جوڑوں کے درد کو دور کرتا ہے۔ ایام ماہواری کی خرابی کو درد کو دور کر کے بچہ دانی کو قابل تولید بنا کر صاحب اولاد کرتا ہے۔ وزن میں زیادتی جسم میں فولادی طاقت قوت مردانگی۔ سچی بھوک پیدا کر کے اپنی مقدار کے برابر صالح خون پیدا کرتا ہے۔ **بانجھ پن و اٹھرا کی لاجواب دوا ہے۔** قیمت پوری خوراک معہ شافہ ۵ روپیہ۔ عرق نور۔ صرف بیماروں کے لئے مخصوص نہیں۔ بلکہ تندرستوں کو آئندہ بیماریوں سے بچائے رکھنے کا علی الاعلان مدعی ہے۔ قیمت فی بوتل یا پیکٹ عہ تین بوتل للعہ

ڈاکٹر نور بخش اینڈ سنز عرق نور قادیان اور لوئر بازار شملہ

سرمہ نور افزا (رجسٹرڈ)

یہ بے نظیر سرمہ قیمتی اجزار سے مرکب ہے۔ بینائی کو قائم اور آنکھوں کو مختلف عوارض سے محفوظ رکھنے میں سرمہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے۔ آنکھوں کے جملہ امراض۔ دھند۔ غبار۔ جالا۔ ککرے۔ خارش چشم۔ آنکھوں سے پانی آنا۔ لیسدار رطوبت کا نکلنا۔ پرانی سرخی۔ ابتدائی موتیا بند وغیرہ جملہ کل امراض کا واحد علاج ہے۔ جو لوگ کثرت مطالعہ اور باریک بینی سے قوت بینائی کمزور کر بیٹھے ہوں۔ یا عینک کے عادی ہو کر قدرتی طاقت کو بیکار کر دیا ہو۔ انہیں اس سرمہ کا استعمال ضرور کرنا چاہیئے۔ یہ سرمہ جملہ شکایات چشم کو دور کر کے آئندہ آنے والے عوارض سے آنکھ کو محفوظ رکھتا ہے جن کی نظر روز بروز کمزور ہوتی ہو۔ وہ اس سرمہ کے استعمال سے زائل شدہ [illegible] کو بحال کر دیں۔ اس بے نظیر سرمہ کے استعمال کے بعد آپ کو انشاء اللہ پھر کسی اور سرمہ کی تلاش نہ رہے گی قیمت فی تولہ دو روپیہ (عہ)۔

پتہ:۔ عبد الرحمٰن کاغانی اینڈ سنز دواخانہ رحمانی قادیان

بعض بہترین بہو پیٹ قطعات اراضی قابل فروخت

اس وقت قادیان کی نئی آبادی کے تمام محلوں میں بعض اچھے اچھے موقع کے قطعات قابل فروخت موجود ہیں۔ مثلاً محلہ دار العلوم میں نصرت گرلز سکول اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے درمیان جو اس وقت رعایتی شرح سے نہایت ارزاں نرخ پر فروخت ہو رہے ہیں۔ یعنی بڑی سڑک پر بجائے [illegible] کے [illegible] فی مرلہ۔ اور اندرون محلہ بجائے [illegible] کے [illegible] فی مرلہ۔ محلہ دار الفضل میں ٹیکوے رو ڈپر منڈی کے قریب مسجد کے قریب۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول کے قریب۔ جن میں سے بعض قطعات کے چاروں طرف رستے ہیں۔ اور آبادی کے وسط میں واقع ہیں۔ تفصیلات اور ان کی قیمتیں بالمشافہ یا بذریعہ خط و کتابت دریافت کی جا سکتی ہیں۔

المشتہر:۔ محمد احمد مولوی فاضل (پسر مولوی محمد اسمٰعیل صاحب) قادیان

احمدیہ پریس امرت سر

میں ہر قسم کی لکھائی چھپوائی کا کام نہایت عمدہ اور بارعایت ہوتا ہے آزمائش شرط ہے۔

المشتہر

مینجر احمدیہ پریس کٹڑہ جیمل سنگھ امرت سر

اکسیر تسہیل ولادت

بچہ کی پیدائش کو آسان کر دینے والی دنیا بھر میں ایک ہی مجرب المجرب دوا ہے۔ جس کے بروقت استعمال سے وہ نازک اور دل ہلا دینے والی مشکل گھڑیاں بفضل خدا بالکل آسان ہو جاتی ہیں۔ بچہ نہایت آسانی سے پیدا ہو جاتا ہے۔ اور بعد ولادت کے درد بھی زچہ کو نہیں ہوتے۔ قیمت معہ محصول صرف ۱۲

مینجر شفاخانہ دلپذیر سلانوالی ضلع سرگودہا

...یم الشان رعایت

جو لوگ اپنے خطوط ۲۷، ۲۸، ۲۹ جون ۱۹۳۳ء کو ڈاکخانہ میں ڈالیں گے، انہیں ایک روپیہ کی چیز آٹھ آنہ میں ملیگی،

ان ادویات جن کا اشتہار نیچے درج ہے کے متعلق یہ یقین دلانے کیلئے کہ درحقیقت یہ ادویات اپنے فوائد میں عجیب و غریب ہیں وہ لوگ جو اپنی فرمائشیں ٹھیک ۲۷، ۲۸، ۲۹ جون ۱۹۳۳ء کو ڈاکخانہ میں ڈالیں گے، انہیں ۸ ؍ فی روپیہ رعایت پر یہ مفید اور مجرب ادویہ ملیں گی محض ان ادویات کی شہرت کیلئے یہ حیرت انگیز رعایت دیجارہی ہے کیونکہ ہمیں یہ یقین ہے، کہ جو صاحب ایک دفعہ بھی ہم سے معاملہ کریں گے، وہ انشاء اللہ ہمیشہ کیلئے ہمارے گاہک بن جائیں گے، ورنہ اس قیمت پر تو کارخانہ کا اصل خرچ بھی پورا نہیں ہوتا، پھر لطف یہ کہ اگر خدانخواستہ فائدہ نہ ہو، تو حلفیہ شہادت پر اپنی قیمت واپس لو، اب اس سے بڑھکر اور کیا تسلی ہو سکتی ہے، محصول ڈاک بہرحال بذمہ خریدار؛

جناب قاضی اکمل صاحب ناظم الفضل ۲۱ جون ۱۹۲۶ء کے الفضل میں لکھتے ہیں کہ " نور اینڈ سنز کی ساختہ بعض ادویہ کا میں نے تجربہ کیا، مفید پائی گئیں، اور یہ امر موجب خوشی ہے کہ منیجر صاحب نور اینڈ سنز کسی دوائی کا اشتہار نہیں دیتے، جب تک اسے مختلف آدمیوں پر آزما کر مفید ہونے کا اطمینان حاصل نہ کرلیں، امید ہے کہ احباب کرام بھی ادویات مشتہرہ سے فائدہ اٹھائیں گے "

موتی سُرمہ جو جملہ امراض چشم کے لئے اکسیر ہے

ضعف بصر، ککرے، جلن، جالا، پھولا، خارش چشم، پانی بہنا، دھند، غبار، پڑبال، ناخونہ، گوہانجنی، رتوندا، ابتدائی موتیابند، غرضیکہ سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے، جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس کا استعمال رکھیں گے، وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو جوانوں سے بھی بہتر پائیں گے، قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے، نصف قیمت ایکروپیہ چار آنہ، محصول ڈاک علاوہ،

حضرت مسیح موعود کے خاندان مبارک میں تو موتی سُرمہ ہی مقبول ہے، لہٰذا آپکو بھی یہی بہترین سرمہ ہی استعمال کرنا چاہئیے

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے سلمہ اللہ تعالےٰ تحریر فرماتے ہیں کہ " میں اس بات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میں نے آپ کے موتی سرمہ کو استعمال کرکے اسے بہت مفید پایا، گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہوگئی تھی کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا، اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی، ان ایام میں میں نے جب بھی آپکا سرمہ استعمال کیا۔ مجھے یقینی اور فوری فائدہ ہوا "

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

کمزور کو زور آور اور زور آور کو شاہ زور بنانا اس اکسیر پر ختم ہے

اس کے استعمال سے کئی ناتوان اور گئے گزرے انسان از سر نو نئی زندگی حاصل کر چکے ہیں، اگر آپ بھی عمدہ صحت پاکر پرلطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں، تو آج سے ہی اس کا استعمال شروع کردیں، موسم برسات میں اس کا استعمال ملیریا سے بچاتا اور ملیریا سے پیدا شدہ کمزوری کو دور کرکے شاہ زور بناتا ہے، ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچروپے، نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ؛

جناب شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم اکسیر البدن کے متعلق تحریر فرماتے ہیں کہ :۔

" مکرمی جناب شیخ محمد یوسف صاحب موجد اکسیر البدن السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، میں نہایت مسرت اور شکر گزاری کے جذبات سے لبریز دل لیکر آپ کو یہ لکھ رہا ہوں، کہ میرے بیٹے عزیز یوسف علی کو پیشاب میں شکر وغیرہ آنے کی شکایت تھی، اس نے مجھے ولایت سے خط لکھا، میں نے آپ سے اکسیر البدن کی شیشی لے کر بھیج دی، اس تازہ ڈاک میں جو اس کا خط آیا ہے، میں اس کا اقتباس بھیجتا ہوں، وہ لکھتا ہے کہ " میری صحت جیسا کہ میں نے پہلے لکھا تھا، کہ مجھے پیشاب میں شکر وغیرہ آتی ہے، اب خدا کے فضل سے بالکل آرام ہوگیا ہے، اور اس کی وجہ صرف یہ ہے، کہ وہ جو آپ نے ایڈیٹر صاحب نور والی دوائی اکسیر البدن بھیجی تھی، میں نے استعمال کرنی شروع کردی، جس سے پیشاب کی شکایت بالکل رفع ہوگئی، الحمد للہ! اب پیشاب بالکل صاف، اور تندرستی کا آتا ہے، بھوک خوب لگتی ہے، جو کھاؤں ہضم، چہرہ پر بشاشت اور جسم میں چستی، غرضیکہ ایک جوانی کا آغاز پاتا ہوں، نہایت اعلیٰ دوا ہے، ایک شیشی اور روانہ کریں "

شیخ صاحب! مجھے عزیز یوسف علی کے اس خط سے بہت ہی خوشی ہوئی، اور یہ دوسری مرتبہ اکسیر البدن نے میرے لخت جگر پر اپنا بے نظیر اثر کیا ہے، میں جب خود ولایت میں تھا، تو عزیز محمد داؤد کو اس کا استعمال کرایا گیا، اس کی صحت مخدوش تھی، اور امراض پھیپھڑے کا خدشہ تھا، مگر خدا نے اکسیر البدن کے ذریعہ اُسے ان خطرات سے بچالیا اور اب میرے دوسرے بیٹے پر اس نے اعجازی اثر کیا ہے، میں اس ایجاد پر آپ کو مبارکباد دیتا ہوں اور دعا کرتا ہوں کہ اس نافع الناس دوا کیلئے خدا تعالیٰ آپ کو اجر عظیم دے، یہ دوا فی الحقیقت اکسیر البدن ہے اور میں ہر شخص کو اس کے استعمال کی تحریک کرنے میں دلی مسرت محسوس کرتا ہوں "

اکسیر اکبر

جس کا اثر مستقل ہے، اکسیر البدن کے علاوہ اس میں مزید حسب ذیل اجزا شامل ہیں :۔ سونے کا کشتہ، کستوری، موتی عنبر وغیرہ، اس کے فوائد کے کیا کہنے، ایک ہی لاثانی دوا ہے اس کی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے مفصلہ ذیل نئی اور پرانی امراض میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے ضعف دل، ضعف دماغ، ضعف اعصاب، ضعف ہاضمہ، قبل از وقت بالوں کا سفید ہوجانا، دل کی دھڑکن، سر کا چکرانا، آنکھوں میں اندھیر آنا، بے چینی، سستی، اداسی، ذرا سے کام سے دل کا کانپنا، جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کے لئے یہ اکسیر بفضل خدا آخری اور یقینی علاج ہے، لاگت کے مقابلہ میں قیمت برائے نام یعنی ایک ماہ کی خوراک کی قیمت بیس روپے نصف قیمت دس روپے، محصول ڈاک علاوہ؛

اکسیر اکبر سے ۴۵ سالہ ۱۸ سالہ نوجوان بن گیا

جناب ڈاکٹر شیر محمد صاحب تمانی اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارٹ (ضلع کوہاٹ) سے لکھتے ہیں کہ :۔

" اکسیر اکبر کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی، ایک مریض کو جس کی عمر ۴۰ سال سے تجاوز کرچکی تھی اور جس کو کمزوری تقریباً بیس سال سے تھی، استعمال کرائی گئی، دوران استعمال میں ایک حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی، جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آج تک نہ ہوئی تھی، یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اس کی صحت ایسی ہوگئی، جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے "

اکسیر لوا کسیر

یہ نامراد موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ہڈیوں کا پنجر اور زندہ در گور بنا کر زندگی تلخ کردیتا ہے، اس کی مصیبت کو وہی بہتر سمجھ سکتا ہے، جسے بد قسمتی سے اس موذی مرض سے سابقہ پڑا ہو، ہماری یہ اکسیر اس ظالم مرض کو خواہ یہ کسی قسم کا ہو، زیادہ سے زیادہ چودہ دن کے استعمال سے جڑھ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کردیتی ہے قیمت تین روپے نصف قیمت ڈیڑھ روپیہ، محصولڈاک علاوہ؛

موتی دانت پوڈر

میلے دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں، اگر آپ اپنی صحت کو ضروری سمجھتے ہیں، تو آج سے ہی اس کا استعمال شروع کردیں، جو دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کرکے انہیں فولاد کی طرح مضبوط بنا کر موتیوں کی طرح چمکاتا اور بدبوئے دہن کو دور کرکے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے، قیمت دو اونس کی شیشی، جو مدت کے لئے کافی ہے، ایک روپیہ نصف قیمت آٹھ آنے، محصولڈاک علاوہ؛

تریاق اعظم

اس ایک ہی تریاق سے سر سے لے کر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کر لیجئے، گھر میں اس تریاق اعظم کی شیشی کی موجودگی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کردیتی ہے، سفر میں اس کی ایک شیشی کا آپ کے پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہونا اس بات کی دلیل ہے کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپ کی پاکٹ میں ہیں، اس کے ہر قطرہ میں آب حیات اور ہر مرض کیلئے اکسیر، اس کے ایک قطرہ کے حلق سے اُترتے ہی مردہ جسم میں برقی رو دوڑ جاتی ہے سر کے درد، پسلی کے درد، گٹھیا کے درد، عرق النسا کے درد، قولنج کے درد معدہ کے درد، جگر کے درد، گھٹنوں کے درد، غرضیکہ جملہ قسم کے دردوں کے لئے تیر بہدف ہے، ناسور، جلے ہوئے آبلوں، تلی، بخار، ہیضہ بدہضمی کیلئے اکسیر، قصہ کوتاہ قریباً ۲۰۰ امراض کا یہ ایک ہی علاج ہے، مفصل حالات ترکیب استعمال میں ملاحظہ کیجئے، قیمت فی شیشی دو روپے چار آنے نصف قیمت ایکروپیہ دو آنہ، محصولڈاک علاوہ

رفیق زندگی

موسم گرما اور گرم مزاج والوں کیلئے بے نظیر تحفہ، مفرح دل اور مقوی دماغ جس سے جوہر حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے، بیماری یا کثرت کام کی وجہ سے جن کے چہرے زرد، دل ہر وقت دھڑکتا، سر چکراتا، آنکھوں میں اندھیرا آتا، اٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دیتے، بے چینی، گھبراہٹ، سستی اور اداسی چھائی رہتی ہو، کام کرنیکو دل نہ چاہتا ہو، جسم میں سخت کمزوری ہو ان کیلئے یہ جادو اثر دوا نعمت غیر مترقبہ ہے، اس دوا کا ایکماہ کا استعمال سال بھر کیلئے انشاء اللہ کسی دوسری مقوی دوا سے بے نیاز کردیگا، [illegible]

اکسیر معدہ

ہیضہ، بدہضمی، کمی بھوک، درد شکم، اپھارہ، باد گولہ، پیٹ کا گڑگڑانا، کھٹی ڈکاریں، قے، جی کا متلانا، جگر و تلی کا بڑھ جانا، سر چکرانا، کرم شکم، قبض، اسہال، ریاح، کھانسی، دمہ کیلئے تیر بہدف ہے، دودھ، گھی، انڈے، بالائی، مکھن، وغیرہ ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے، دماغ حافظہ ذہن کو تقویت دینے، کمزور اور دماغی کام کرنیوالوں کیلئے بے نظیر چیز ہے قیمت دو روپے، نصف قیمت ایکروپیہ، محصولڈاک علاوہ؛

غیر ممالک کیلئے ۲۷، ۲۸، ۲۹ جولائی کی تاریخیں مقرر کی جاتی ہیں، قیمت پیشگی آنی چاہیئے، کیونکہ غیر ممالک میں وی پی نہیں جا سکتا؛

ملنے کا پتہ :۔ منیجر نور اینڈ سنز، نور بلڈنگ قادیان، پنجاب

ملنے کا پتہ :۔ منیجر نور اینڈ سنز، نور بلڈنگ، قادیان، ضلع گورداسپور (پنجاب)

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

دربار بہاولپور نے ۲۰ جون کو ایک اعلان شائع کیا ہے جس میں شورش کی تاریخ بیان کی ہے۔ اور لکھا ہے۔ کہ چند ہندوؤں نے ملتان سے آکر ۹ جون کو یہاں ہڑتال کرائی۔ اور قریبًا چالیس ہندو عورتوں نے ملتان سے آکر جلوس کا اہتمام کیا جنہیں ملتانی دروازہ کے باہر پولیس نے اس لئے روکدیا۔ کہ ہندو مسلم فساد نہ ہو جائے۔ مگر مردوں نے جو عورتوں کے پیچھے جلوس کی صورت میں جا رہے تھے۔ پولیس پر سنگباری کی۔ پولیس نے کوئی چارج نہیں کیا۔ صرف لیڈروں کو گرفتار کرلیا۔ پولیس کے پاس لاٹھیاں تھی ہی نہیں۔ معمولی بید تھے اور ان میں سے کوئی شکستہ تک نہیں ہوا۔ جلوس میں شریک بعض عورتوں کو ان کے خاوندوں نے اس بے ہودگی کی وجہ سے پیٹا۔ جنہیں بعد میں پولیس کے حملہ سے مضروب ظاہر کر دیا گیا۔ اس تحریک کی ابتدا ذاتیات سے بتائی گئی ہے۔

ریاست ریوا کے دو ٹھاکروں کی جاگیریں اس وجہ سے ضبط کر لی گئی ہیں۔ کہ وہ کانگرسی تحریکات میں حصہ لیتے تھے۔

گورنمنٹ آف انڈیا اینڈمنٹ بل کے متعلق لنڈن سے ۲۰ جون کی اطلاع مظہر ہے کہ ہاؤس آف کامنز کی کمیٹی سٹیج سے پاس ہو گیا ہے۔ اور اس کی تیسری خواندگی ہو چکی ہے۔ اب صرف ملک معظم کی تصدیق باقی ہے۔

ڈبلن سے ۱۹ جون کی خبر ہے کہ آئرش ری پبلک آرمی کی تعداد سرکاری فوج سے بھی زیادہ ہو گئی ہے۔ انہوں نے ایک زبردست جلوس نکالا۔ جس کے اختتام پر تقریر کرتے ہوئے اس کے جنرل نے اعلان کیا۔ کہ ہم آئرلینڈ کی فوجی طاقت پر کسی قسم کی پابندی گوارا نہیں کریں گے۔ برطانیہ سے وفاداری کو بغاوت قرار دیں گے۔ اور آئرلینڈ میں برطانوی جائداد پر قبضہ کر لیا جائے گا۔

سردیوان سنگھ مدیر اخبار ریاست پر نواب صاحب بھوپال کی طرف سے ہتک عزت کا جو مقدمہ دائر تھا۔ اس میں ہوشنگ آباد کے مجسٹریٹ نے ۳۰ جون کو انہیں قانون تحفظ والیان ریاست کے ماتحت تین سال قید سخت کی سزا دی۔ ملزم کی طرف سے اپیل کے فیصلہ تک ضمانت پر رہائی کی درخواست دی گئی۔ جس کی سماعت ۲۶ جون پر ملتوی کی گئی

مدراس سے ۲۰ جون کی اطلاع ہے کہ اس علاقہ میں جاپان کی ساختہ ایسی چٹائیاں فروخت ہو رہی ہیں۔ جن پر رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصویر ہے۔ معزز مسلمانوں پر مشتمل ایک وفد نے پولیس کمشنر سے ملاقات کر کے درخواست کی ہے۔ کہ ان کی فروخت ممنوع قرار دی جائے۔

مدراس پریذیڈنسی کے بعض یوروپین پولیس افسروں کے متعلق بیان کیا جاتا ہے۔ کہ انہوں نے وزیر ہند کو لکھا ہے کہ اگر محکمہ پولیس کو منتقلہ بنایا گیا۔ یعنی ہندوستانی وزراء کے ماتحت کر دیا گیا۔ تو وہ مستعفی ہو جائیں گے۔

مہاراجہ پٹیالہ کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ آپ گورنمنٹ ہند کی معرفت امپیریل بنک سے ایک کروڑ روپیہ قرض لینا چاہتے ہیں۔ اور امید ہے کہ اس میں کامیاب ہو جائیں گے۔

بمبئی گورنمنٹ نے ۲۰ جون کو اعلان کیا ہے۔ کہ اچھوت اقوام کو آئندہ کے لئے سرکاری طور پر دلت جاتیوں کا نام دیا جاتا ہے اور سرکاری ملازمتوں میں بھرتی اور مختلف مجالس میں نمائندگی کے متعلق ان کے حقوق کا خاص طور پر لحاظ رکھا جائے گا۔

ملک معظم اور ملکہ معظمہ نے ۱۷ جون کو ونڈسر کیسل میں عالمگیر اقتصادی کانفرنس کے دو ہزار مندوبین کو گارڈن پارٹی دی۔

جمہوریہ امریکہ نے فرانس کو ایک یادداشت ارسال کی ہے جس میں قرضہ جنگ کے متعلق اس کی اپیل کو رد کرتے ہوئے اسے یاددہانی کرائی ہے۔ کہ اس کی جانب سے دو قسطیں ابھی تک بقایا ہیں۔ حالانکہ بعض دوسری حکومتوں نے جزوی ادائیگی کر دی ہے۔ اسی قسم کی یادداشت بلجیم اور پولینڈ کو بھی بھیجی گئی ہیں۔

اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں حکومت کی طرف سے یہ بل پیش کئے جانے کا نوٹس دیا گیا ہے۔ کہ ۱۹۳۰ء کے قانون تحفظ صنعت پارچہ بافی کو جسے اس سال کے ماہ اکتوبر تک وسعت دی گئی تھی۔ جاری رکھا جائے۔

واشنگٹن سے ۱۷ جون کی اطلاع ہے کہ حکومت امریکہ سکہ کی مستقل شرح تبادلہ مقرر کئے جانے کی تجاویز پر غور کر رہی ہے اگر اقتصادی کانفرنس نے کرنسی کے متعلق کسی عارضی معاہدہ کا انتظام کیا۔ تو اس سے اختلاف کی صورت میں امریکہ اپنا نمائندہ کانفرنس مذکور سے واپس بلا لے گا۔

جاپان اور ہندوستان کے درمیان تجارت کے متعلق جو صورت حالات پیدا ہو گئی ہے۔ اسے دور کرنے کے لئے ایک وفد ہندوستان آ رہا ہے۔ جس کے ممبر حکومت جاپان کے سرکاری نمائندے ہونگے۔ اگرچہ اس کی آمد کی ٹھیک تاریخ مقرر نہیں ہوئی۔ تاہم خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ وفد اسمبلی کے اجلاس سے قبل شملہ پہنچ جائے گا۔

گوردوارہ پربندھک کمیٹی کی صدارت کے لئے ابھی چند روز ہوئے۔ سردار گوپال سنگھ قومی کا انتخاب ہوا تھا۔ لیکن امرتسر سے ۱۹ جون کی خبر ہے کہ وہ مستعفی ہو گئے ہیں اور اب جمعدار پرتاپ سنگھ صدر مقرر ہوئے ہیں۔

ڈاکٹر سر محمد اقبال نے ۲۰ جون کو آل انڈیا کشمیر کمیٹی کی صدارت سے مستعفی ہونے کا اعلان کر دیا ہے۔

میسور لیجسلیٹو کونسل نے ۱۹ جون کو ایک مسودہ قانون منظور کیا ہے۔ جس کے رو سے ہندو لاء میں ترمیم کی گئی ہے اور موروثی جائداد پر ہندو عورتوں کا حق تسلیم کر لیا گیا ہے

سیام سے ۲۱ جون کو ایک سیاسی انقلاب کی خبر موصول ہوئی ہے۔ جو ۱۹۳۲ء کے انقلاب کی طرح بغیر خونریزی کے وقوع پذیر ہوا۔ کانزرویٹو حکومت کا تختہ الٹ دیا گیا ہے سٹیٹ کونسل کے صدر۔ وزیر خارجہ اور وزیر جنگ کو گرفتار کر لیا گیا ہے۔ اور جب تک شاہ سیام کی طرف سے نئی کونسل مقرر نہیں کی جاتی۔ انقلاب کے سرغنہ۔ کرنل باہول ہی چیف ایگزیکٹو آفیسر کے فرائض سرانجام دیگا۔

شیخوپورہ سے ۲۰ جون کی خبر ہے۔ کہ گذشتہ شب یہاں ایک بہت بڑا دمدار ستارہ جس نے چاند کی مانند آسمان پر روشنی کر دی تھی۔ مشرقی افق پر نمودار دیکھا گیا۔ یہ ستارہ ۲۵ سیکنڈ تک نظر آتا رہا۔

میرپور سے ۲۰ جون کی خبر ہے۔ کہ کل شب بیک وقت یہاں کی تین مسجدوں میں آگ لگا دی گئی ہے۔ جو ایک دوسرے سے کافی فاصلہ پر ہیں۔ جس پر مسلمانوں نے صبح ہڑتال کر دی۔ فرقہ وار فساد کے احتمال کی وجہ سے شہر میں ملٹری کا پہرہ لگا دیا گیا ہے۔

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا۔ اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی